نمبر ۴ | مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۲ صفر سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کی طبیعت ۷ جولائی کو کچھ ناساز ہے۔ اللہ تعالٰی حضور کو صحت عطا فرمائے۔ صاحبزادہ خلیل احمد خلف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بُن ران میں ایک بڑے پھوڑے کے باعث کئی روز سے تکلیف تھی۔ ۷ جولائی اس کا اپریشن کیا گیا۔ احباب عزیز کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تیسری اہلیہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ جو اپنے میکے بھاگلپور تشریف لے گئی ہوئی تھیں۔ واپس تشریف لے آئی ہیں ؛

۵ جولائی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مالیر کوٹلہ تشریف لے گئیں ؛

مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل ۱۰ جولائی برائے تبلیغ اسلام لنڈن روانہ ہونگے اسی دن ۸ بجے امرتسر سے فرنٹیر میل پر سوار ہو کر بمبئی جائیں گے ؛

۶ جولائی بعد نماز عشاء مسجد اقصٰی میں حکیم اللہ بخش صاحب نے ذکر حبیب پر تقریر کی ؛ ۷ جولائی چار بجے کی ٹرین سے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے مولوی ظہور الحسن صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اشتہار جواب مباہلہ کی تین کاپیاں بنام امیر، ناظم۔ اور سکرٹری انجمن مرکزیہ اہلحدیث و دیگر امرتسر روانہ کیا ؛

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

امیر اہل حدیث کے چیلنج مباہلہ کا جواب

سید محمد شریف صاحب ساکن گھڑیالہ ضلع لاہور نے جو اپنے آپ کو امیر جماعت اہل حدیث لکھتے ہیں۔ ایک چیلنج مباہلہ کا شائع کیا ہے۔ جسے انجمن اہل حدیث بٹالہ اور ناظم جماعت مرکزیہ امرتسر نے میرے نام بھی ارسال کیا ہے۔ اس چیلنج کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چونکہ وفات مسیح پر اور بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی پر کافی مباحثات ہو چکے ہیں۔ اس لئے بموجب حکم قرآن اب جماعت احمدیہ کے امام کو ان سے مباہلہ کرنا چاہیئے۔ مقام مباہلہ امرتسر کی عیدگاہ اور تاریخ مباہلہ ۱۲ جولائی انہوں نے قرار دی ہے۔ نتیجہ کی میعاد ایک سال تجویز کی ہے۔ اور شرط کی ہے۔ کہ نتیجہ مباہلہ خرق عادت اور انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہونا چاہیئے ؛

قطع نظر اس کے کہ مجھے اس اشتہار کی بعض باتوں سے اختلاف ہے۔ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس اشتہار کا لہجہ

ان تمام اشتہارات سے اعلیٰ ہے۔ جو اس وقت تک جماعت احمدیہ کو دعوتِ مباہلہ دینے والوں کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اگر اس اشتہار کی عبارت کو داعیٔ مباہلہ کے دل کا آئینہ قرار دیا جائے۔ تو مجھے امید کرنی چاہیئے۔ کہ آخر ایک مباہلہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مطابق احکام قرآنی قرار پا سکیگا۔

میں سید محمد شریف صاحب سے اس امر میں متفق ہوں۔ کہ امور مہمہ دینیہ میں مباہلہ جائز ہے۔ اور یہ کہ میعادِ مباہلہ ایک سال ہونی چاہیئے۔ اور یہ بھی کہ دونوں مباہلہ کرنے والے فریقوں میں سے تبھی کسی فریق کو جیتا ہوا قرار دیا جا سکتا ہے۔ جبکہ نتیجۂ مباہلہ اس کے مخالف کے حق میں خارق عادت[1] طور پر ظاہر ہو۔ اور اشتباہ کو دور کرنے کے لئے میں اس شرط کو بھی معقول سمجھتا ہوں۔ کہ نتیجۂ مباہلہ انسانی ہاتھوں سے بالا ہو۔ لیکن مجھے ان کی دو باتوں سے اختلاف ہے۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے خود ہی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ مقامِ مباہلہ بھی خود ہی مقرر کر دیا ہے۔ حالانکہ ہو سکتا ہے۔ کہ دوسرے فریق کے لئے یہ تاریخ مناسب نہ ہو۔ اور یہ مقام کسی وجہ سے موزون نہ خیال کیا جائے۔ پس ان دو باتوں کے متعلق میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ دو آدمی اپنی طرف سے مقرر کر دیں اور دو آدمی میری طرف سے ہو جائیں۔ وہ چاروں مل کر تین اور مسلمہ فریقین آدمیوں کی موجودگی میں مقامِ مباہلہ اور تاریخِ مباہلہ مقرر کریں۔ تاکہ کسی فریق کو بلاوجہ تکلیف نہ ہو۔ تین آدمیوں کی موجودگی کی شرط میں نے اس لئے لگائی ہے۔ تاکہ اگر کسی امر میں اختلاف ہو۔ تو وہ گواہی دے سکیں۔

اس کے علاوہ میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ قرآن کریم سے مباہلہ کے متعلق دو امور خاص طور پر نمایاں نظر آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مباہلہ سے پہلے حجت کا پورا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہوگا۔ کہ مباہلہ سے پہلے فریقین ایک دوسرے کے سامنے اپنے دعوے کے دلائل بیان کریں۔ اور دوسرے کی غلطی کو ثابت کریں۔ تاکہ ہر فریق یہ کہہ سکے۔ کہ اس نے حجت پوری کرنے کے بعد مباہلہ کیا ہے۔ اور حکم قرآنی پورا ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حجت اس کا نام نہیں رکھا تھا۔ کہ پندرہ۔ سولہ سال سے قرآن کریم شائع ہو رہا ہے۔ اور مباحثات ہو رہے ہیں۔ بلکہ مباہلہ سے پہلے مباہلہ کے مخاطبین سے گفتگو فرمائی تھی۔ پس ضروری ہوگا۔ کہ مباہلہ کرنے والے فریق مباہلہ سے چار گھنٹے پہلے مقرر کردہ مقام پر جمع ہو جائیں۔ اور دو گھنٹہ میں تقریر کروں۔ اور دو گھنٹہ سید محمد شریف صاحب تقریر کریں اس کے بعد اگر فریقین مباہلہ پر مصر ہوں۔ تو مباہلہ کریں۔ ورنہ نہیں۔ یہ شرط نہیں۔ کہ ضرور ہر فریق دو گھنٹے بولے اگر کوئی فریق اس سے کم بولنا چاہے۔ تو ایسا کر سکتا ہے۔ اس سے زائد وقت کوئی فریق نہ لے۔

دوسری زیادتی میں یہ تجویز کرتا ہوں۔ کہ اس مباہلہ میں صرف میں اور سید محمد شریف صاحب نہ ہوں بلکہ دونوں کے مبائعین میں سے ہزار ہزار آدمی اور شامل ہوں۔ جن کی فہرست اور ان کے پتے ہر فریق دوسرے کو پہلے سے مہیا کر دے۔ اگر اس تعداد کو سید محمد شریف صاحب زیادہ سمجھیں۔ تو اس میں کسی قدر کمی کی جا سکتی ہے۔ مثلاً کم سے کم پانچ سو آدمی کی شرط کی جا سکتی ہے۔ گو بوجہ اس کے کہ اہل حدیث کی تعداد ہم سے بہت ہی زیادہ ہے۔ ایک ہزار آدمی کا اپنے ساتھ لانا ان کے لئے مشکل نہیں۔ لیکن میں خواہ مخواہ روک بھی ڈالنا نہیں چاہتا۔ اگر وہ چاہیں۔ تو اقل تعداد جس کا لانا ضروری ہو۔ مقرر کی جا سکتی ہے۔ مباہلہ حسب ان کی تحریر کے وفات مسیح ناصری اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعوئ مسیحیت کے متعلق ہوگا۔ اور نتیجۂ مباہلہ وہی ہوگا۔ جو منطوق قرآنی سے ظاہر ہے۔

باقی داخلہ وغیرہ کی شرائط اور مباہلہ کے وقت کی دعا اور اس کا طریق اور اس کا وقت اور اسی طرح دیگر ضروری تفصیلات کا مذکورہ بالا نمائندے آپس میں فیصلہ کر سکتے ہیں۔ امید ہے کہ سید محمد شریف صاحب کو میری اوپر کی تجاویز پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اور وہ جلد سے جلد اپنے دو نمائندے مقرر کر کے مجھے اطلاع دیں گے۔ میری طرف سے مولوی فضل الدین صاحب وکیل اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نمائندے ہوں گے۔ والسلام۔

خاکسار

میرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی قادیان

۶؍ جولائی ۱۹۳۱ء

---

[1] خارق عادت سے مراد قرآنی خارق عادت ہے۔ جیسے موت۔ کوئی ذلت والی بیماری۔ یا حقیقی رسوائی وغیرہ۔ نہ کہ لوگوں کا اپنا بنایا ہوا۔

شیخ نور الٰہی انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور کا
خلاف انصاف اور مسلم کش رویہ

ان دنوں خان بہادر شیخ نور الٰہی صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور کے خلاف ہندو پریس بے حد شور مچا رہا ہے۔ یہ تو پتہ نہیں۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کو کونسے خاص فوائد پہنچائے ہیں۔ مگر یہ ضرور معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیخ صاحب اس پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر اب ایسا رویہ اختیار کر رہے ہیں جسے سراسر خلاف انصاف اور مسلم کش قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلق ہمارے پاس کافی ثبوت موجود ہے۔ جسے تفصیل کے ساتھ انشاء اللہ حسب ضرورت پیش کیا جائے گا۔ اور بتایا جائیگا۔ کہ شیخ صاحب کا رویہ کس قدر مسلمانوں کے جائز مفاد کے لئے نقصان رساں ثابت ہو رہا ہے۔ فی الحال ہم اس افسوسناک ہندو ذہنیت کے خلاف اشارہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کس طرح یہ لوگ ایک مسلمان افسر کے خلاف شور و پکار کر کے اسے خود اسی کی قوم کے خلاف کر دینے کا طریق اختیار کر کے اپنی مطلب براری کر رہے ہیں اور مسلمان افسر ایسے کہ ان کے پراپیگنڈا سے ڈر کر اپنی قوم کے گلے پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

دراصل اس وقت مسلمان دو آگوں کے درمیان آئے ہوئے ہیں ایک برادران وطن کے تعصب کی آگ جو براہ راست انہیں جھلسے جا رہی ہے اور دوسری ان مسلمان افسروں کی "مہربانی" کی آگ جو ہندوؤں کے شور سے ڈر کر مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہونچا رہے ہیں۔ خدا مسلمانوں کو ان دونوں آگوں سے نجات دے۔

جماعت احمدیہ کے مولوی فاضل

جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء کے علاوہ جن کے نتیجہ کا اعلان گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اس سال گیارہ طلباء نے پرائیویٹ طور پر مولوی فاضل کا امتحان دیا تھا۔ جن میں سے حسب ذیل آٹھ نوجوان کامیاب ہوئے ہیں:-

نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	مولوی عبد المنان صاحب عمر صاحبزادہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ	۳۵۷
۲	ظہور الحسن صاحب	۳۶۸
۳	محمد اسماعیل صاحب راجپوری	۳۴۶
۴	اسداللہ صاحب کشمیری	۳۴۰
۵	محمد شریف صاحب	۳۳۸
۶	غلام محی الدین صاحب کشمیری	۳۱۸
۷	احمد نور صاحب سکھوانی	۲۹۹
۸	عبد الرحمٰن صاحب	۳۰۵

ہم ان سب اصحاب اور ان کے والدین کو خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاندان کو مبارک باد دیتے۔ اور

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

اخراجات میں تخفیف کی ضرورت

دُنیا کی مالی مشکلات

اس وقت دُنیا کی مالی اور اقتصادی حالت میں جو انقلاب آرہا ہے۔ وُہ نہایت ہی خطرناک ہے۔ کوئی ملک کوئی حکومت اور اور کوئی قوم ایسی نہیں۔ جو اپنے آپ کو خطرہ میں محسوس کر کے اپنی حفاظت کی طرف متوجہ نہ ہو رہی ہو۔ جب بڑی بڑی مالدار اور دولت مند سلطنتیں مجبور ہو رہی ہیں۔ کہ اپنے اخراجات کم کر دیں اور اپنے حالات میں تغیر پیدا کرلیں۔ تو وُہ اقوام جو پہلے ہی غربت کی حالت میں ہیں۔ ان کی مشکلات کا اندازہ لگانا کونسی مشکل بات ہے۔

مُسلمانوں کی مشکلات

ہندوستان میں اس وقت ان مشکلات نے جس قوم کو سب سے زیادہ گھیرا ہوا ہے۔ وُہ مُسلمانوں کی قوم ہے مسلمان ایک تو آمدنی کے ذرائع بہت کم رکھتے ہیں دوسرے شادی وغمی کی تباہ کُن رسُوم میں جکڑے ہُوئے اور اسراف میں مبتلا ہیں تیسرے سود خوار بنیوں اور مہاجنوں کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جو نہایت بے دردی سے اُن کا خون چُوس رہے ہیں۔ جو قوم پہلے ہی اس قدر تباہ کُن حالات میں سے گزر رہی ہو۔ وُہ اگر دُنیا میں غیر معمولی مشکلات رونما ہونے پر سب سے زیادہ مصائب میں گرفتار نہ ہو۔ تو اور کون ہو۔

مُسلمان کیا کریں؟

یہ ہیں وُہ حالات جن میں مُسلمانوں کی حالت روز بروز نہایت خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ اور اگر پوری طرح اس کی روک تھام نہ کی گئی۔ تو سخت خطرناک انجام رونما ہوتے ہیں کوئی شُبہ نہیں ہوسکتا۔ مُسلمان اگر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنی بے کاری کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ فضُول اخراجات کو یک قلم ترک کر دیں۔ سود خواروں کے پنجہ سے اپنے آپ کو رہا کرالیں اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے ضروری اخراجات میں بھی کمی کر دیں۔ گزشتہ سال بہت کچھ مالی مشکلات رکھتا تھا موجُودہ سال میں اس سے بھی زیادہ مشکلات رونما ہو چکی ہیں اور ہو سکتا ہے۔ اگلے سال ان مشکلات میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے۔

ان حالات میں بچاؤ کی صُورت یہی ہے۔ کہ روزمرہ کے ضروری اخراجات میں بھی تخفیف کی جائے۔ اور اس قدر تخفیف کی جائے۔ کہ مشکلات کے سیلاب کے مقابلہ میں پاؤں جم سکیں۔ بعض اخراجات تو لازمی ہیں ان سے کسی صورت میں بھی مفر نہیں۔ لیکن ایسے اخراجات جنہیں ترک کر دینے یا جن میں معتدبہ کمی کر دینے سے گزارہ ہو سکتا ہے ان میں تخفیف کرنے میں ایک لحظہ کی بھی دیر نہیں کرنی چاہیئے۔

کھانے اور پہننے کی ضروریات میں کمی کیجائے

عام طور پر لوگوں نے اپنے کھانے اور پہننے کی ضروریات بہت بڑھا رکھی ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ ان ضروریات کو صحت کے برقرار رکھنے کی حد تک لایا جائے۔ اور ایسی چیزیں جو ضروریات زندگی میں داخل نہیں۔ اور جن کے بغیر صحت قائم رہ سکتی ہے۔ انہیں چھوڑ دیا جائے۔ اسی طرح کپڑوں کے استعمال میں پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ صرف فیشن اور نمائش کے لئے لباس پر جو اخراجات کئے جاتے ہیں۔ ان سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ لباس سادہ، کم قیمت اور موسم کی ضرورت کے مطابق ہونا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ سے خطاب

غرض ہر ایک خرچ میں کمی کر دینی چاہیئے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو پیش آمدہ مشکلات کا مقابلہ کرنے کے قابل بنا لینا چاہیئے دوسرے لوگوں کی نسبت ہماری جماعت کو اس بارے میں بہت زیادہ ایثار نفس اور قربانی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہمیں صرف اپنے ذاتی اور خانگی اخراجات کو ہی پورا نہیں کرنا۔ بلکہ خدمتِ دین کے فرض کو بھی ادا کرنا ہے جس کی ادائیگی کے لئے اپنے اموال صرف کرنا ہمارے لئے ذاتی اخراجات سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ ہماری جماعت کی اس وقت تک کی مالی قربانیاں اپنی مثال نہیں رکھتیں۔ اور آئندہ بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ وُہ ہمیں اسلام کی اشاعت اور حفاظت کے لئے بے نظیر قربانیاں کرنے کی توفیق بخشے گا۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ جو مالی مشکلات دُنیا میں رونما ہو رہی ہیں۔ اور جو ہم پر بھی اثر ڈال رہی ہیں۔ بلکہ اوروں کی نسبت زیادہ اثر ڈال رہی ہیں۔ ان کا مقابلہ کریں۔ اور اس کے لئے جو طریقِ عمل اختیار کرنا ممکن ہو۔ وُہ اختیار کیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔ اگر خدا تعالےٰ کی راہ میں اور دین کی اشاعت کے لئے خرچ کرنے کی خاطر ہمیں بھُوکا رہنا پڑے۔ تو ہم بخوشی اس کے لئے تیار ہونگے اور اگر ہمیں ایک لنگوٹی باندھ کر گزارہ کرنا پڑے۔ تو اس سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ یہ اپنے رنگ کی انتہائی قربانی ہے۔ اور ہم یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ایسا موقعہ آیا۔ تو مخلصین کی جماعت اپنے امام کے ارشاد کی لفظ بلفظ تعمیل کرنا اپنے لئے بہت بڑی سعادت سمجھیگی۔ لیکن اس وقت صرف اتنا ہی کافی ہے۔ کہ ہماری جماعت کا ہر فرد اپنے ضروری اخراجات میں مناسب حد تک تخفیف کر دے۔ اور اس طرح جو کچھ بچا سکتا ہے۔ ضرور بچائے۔

اسراف سے بکلی مجتنب رہو

جب ہم ضروری اخراجات میں کمی کرنے کی تحریک کر رہے ہیں تو صاف ظاہر ہے۔ کہ غیر ضروری اور مسرفانہ اخراجات کا تو کسی کو خیال بھی نہیں آنا چاہیئے۔ اسلام نے اسراف سے ہر حالت میں منع کیا ہے۔ اور جو لوگ اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انہیں شیطان کے بھائی قرار دیا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں جبکہ ضروری اخراجات میں بھی تخفیف کرنے کی ضرورت لاحق ہو رہی ہے۔ اگر کوئی اسراف کرتا اور بے جا رسم و رواج پر روپیہ خرچ کرتا ہے۔ تو وُہ بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہر شخص کو اس گناہ سے بچائے جس کا ارتکاب ایک طرف تو دُنیا میں ذلیل و رسوا بناتا ہے۔ اور دوسری طرف خدا کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔

ریاست بوندی اور پنجاب کی ایک ریاست

ریاست بوندی کی رعایا جو ایک عرصہ سے اپنے مطالبات حکام ریاست کے سامنے پیش کر رہی تھی۔ اور جسے سختی اور تشدد کے سوا کچھ جواب نہ دیا جا رہا تھا۔ حتےٰ کہ ایک موقعہ پر پولیس نے گولی چلا کر دو آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔ وُہ اب پولیٹیکل ایجنٹ سے یہ مطالبہ کر رہی ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کو تخت سے اتار دیا جائے۔ دیوان کو برطرف کر دیا جائے۔ اور بے ضابطگیوں کے متعلق باہر کی کمیٹی سے تحقیقات کرائی جائے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ انتہائی مطالبات ہیں۔ مگر اس کی ذمہ داری انہی لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ جو حکومت کے گھمنڈ میں رعایا کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔ اور تشدد کے ذریعہ چاہتے ہیں۔ کہ انصاف سے محرُوم رکھیں۔ اس وقت پنجاب کی ایک بہت بڑی ریاست بھی انہی حالات میں سے گزر رہی ہے۔ رعایا کا ایک بہت بڑا طبقہ اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہا۔ اور حصول انصاف میں مصروف ہے۔ لیکن اس کی چیخ و پکار پر کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ اور سختی کی پالیسی برتی جا رہی ہے ان حالات میں اگر ناگوار نتائج رونما ہوں۔ تو انکی ذمہ داری تشدد پسند اور غلط حکام پر [illegible]

اسلام اور مسلمانوں کے متعلق گاندھی جی کی ذہنیت

اسلام اور مسلمانوں کے متعلق گاندھی جی کی ذہنیت کا اندازہ ان کے اس مضمون سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو انہوں نے اپنے اخبار "ینگ انڈیا" میں حال میں شائع کیا۔ اور جسے ہندو اخبارات نے "مہاتما جی کا بیش قیمت مضمون" کے عنوان سے اپنے صفحات میں نقل کیا ہے۔ بات یہ ہوئی۔ کہ گزشتہ ماہ میں بمبئی کے مسلمانوں کے ایک جلسہ میں کانگریسی ہندوؤں نے شریک ہو کر مسلمانوں کو مسلمانوں کے خلاف اکسا کر فساد کرانا چاہا۔ اس گڑبڑ میں ایک ہندو نوجوان زخمی ہوا۔ جو بعد میں مر گیا۔ چونکہ وہ کسی وقت گاندھی جی کا والنٹیر رہ چکا تھا۔ علاوہ ازیں بالفاظ گاندھی جی "ان کا جنم دن دولتمند گھرانے میں ہوا تھا۔ ان کے والد جوہری مگن لال کا کاروبار بہت اچھا ہے ان کے چچا جودھپور ہائیکورٹ کے چیف جج ہیں" اس لئے گاندھی جی نے اس کا مرثیہ لکھا۔ جس میں ایک طرف تو اس کی بہت کچھ تعریف و توصیف کرتے ہوئے اس کے قتل کا الزام مسلمانوں پر لگایا ہے۔ اور دوسری طرف یہ فرض کرتے ہوئے کہ مسلمان اسلام کو تقویت پہنچانے کے لئے بے گناہوں کو قتل کرنا ضروری سمجھتے ہیں مسلمانوں کو مخاطب کر کے یہ کہا ہے۔ کہ "اس قتل سے اسلام کے مقصد کو کوئی تقویت نہیں پہونچی۔ بے گناہ کی جان لینا مناسب قرار نہیں دیا جا سکتا"

اسلام اور مسلمانوں کے متعلق گاندھی جی کا اس طرح کا اظہار خیالات نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اس رنگ میں وہ اپنے پیروں کو یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان بے گناہوں کو قتل کر دینا جائز سمجھتے اور اسے اسلام کی تعلیم کے مطابق قرار دیتے ہیں۔ گاندھی جی مسلمانوں کے متعلق اس قسم کی دیدہ دانستہ غلط فہمی پیدا کر کے ہندو مسلم اتحاد کو ناممکن بنا رہے ہیں۔

زمینداروں کی دردناک حالت

سود خوار بنیوں اور مہاجنوں کی ستم رانیوں سے بیچارے زمینداروں کی جو قابل رحم حالت ہو رہی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ صوبہ بنگال کے بالرگھاٹ ڈویژن کی اس خبر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس ڈویژن میں مالی مشکلات بے حد بڑھ گئی ہیں۔ لوگ سخت مصیبت میں ہیں۔ دیہات کی دردانگیز اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک کسان نے ۷ دن کی فاقہ کشی کے بعد گاؤں کے ساہوکار پر حملہ کر دیا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ یا تو وہ اسے کچھ دیدے۔ یا وہ اسے قتل کر دے گا۔ ساہوکار نے ڈر کے مارے اسے ایک روپیہ دیا۔ حملہ آور روپیہ لے کر فوراً بازار گیا۔ اور سامان خرید کر اس نے بال بچوں کا پیٹ پالا۔ اس قسم کی کئی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے۔ کہ ملک میں سخت قحط پھیلا ہوا ہے۔

اگر سرمایہ داروں اور سود خواروں نے اپنا رویہ نہ بدلا اور اپنے ہاتھوں زمینداروں کو موت کے موتہہ میں پہونچا کر ان کو تباہ و برباد ہونے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ تو کوئی عجب نہیں اگر ہر حصہ ملک میں ایسے واقعات رونما ہونے لگیں۔ گورنمنٹ کو اس نازک صورت حالات کی طرف ابھی سے توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ زمینداروں کا سارا غلہ سمیٹ کر نہ صرف اپنے گھروں میں ڈال چکے ہیں۔ بلکہ کبھی نہ ختم ہونے والے قرض کی وصولی کے لئے تنگ کر رہے ہیں۔ انہیں اس طریق عمل سے روکنا چاہیئے۔

مسلمانوں کے خلاف پنجاب کی اقلیتوں کا اتحاد

پنجاب کے ہندوؤں، سکھوں اور دیسی عیسائیوں نے مل کر مسلمانوں کی اکثریت کو ملکی حقوق کے لحاظ سے اقلیت میں رکھنے کے لئے جو جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ اس کے سلسلہ میں ۴ - جولائی کو ان اقوام کے لوگوں نے ٹاؤن ہال لاہور میں کانفرنس کا آغاز کیا دیگر کانگرسی لیڈروں کے علاوہ گاندھی جی نے بھی کانفرنس کے ساتھ ہمدردی کا تار بھیجا۔ کانفرنس کے صدر مسٹر ولیا رام عیسائی نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔

"اس وقت اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ اقلیتیں آپس میں مل جائیں۔ اور فرقہ وارانہ دیو کو کچل دیں۔ یہ ایک گھن ہے جو اندر ہی اندر ہماری سیاسیات کو کھا رہا ہے"

ان اقوام کی یہ روش جو انہوں نے مسلمانوں کے خلاف اختیار کی ہے۔ اور جس کے متعلق گاندھی جی نے اپنی ہمدردی اور خوشنودی کا اظہار بذریعہ تار کیا ہے۔ اس بات کی داعی ہے۔ کہ مسلمان اپنے حقوق کے لئے پُرزور جدوجہد جاری رکھیں۔ اور تمام خیالات کے مسلمان متحد ہو جائیں۔ جب ہندو سکھ اور عیسائی آپس میں زمین و آسمان کے اختلافات رکھتے ہوئے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے متحد ہو سکتے ہیں۔ تو کیا مسلمان ان کے فتنہ سے بچنے اور اپنے متحدہ حقوق کی حفاظت کے لئے بھی ایک محاذ پر کھڑے نہیں ہو سکتے۔

ضلع ملتان میں ہندو مسلم فساد

ضلع ملتان کے ایک گاؤں سکندر آباد میں ہندو مسلم فساد کی تفصیلات جو ہندو اخبارات نے ہندو خبر رساں ایجنسی کی طرف سے شائع کی ہیں۔ وہ حسب معمول نہایت مبالغہ آمیز ہیں۔ اور فساد کی ساری ذمہ داری مسلمانوں پر عائد کی گئی ہے۔ لیکن سرکاری اعلان میں جہاں ہندو اخبارات کے بیان کی مبالغہ آمیزیوں کی تردید موجود ہے۔ وہاں فساد کا بانی ہندوؤں کو بتایا گیا ہے۔ چنانچہ فساد کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "ہندوؤں اور مسلمانوں میں روپیہ کے لین دین کے معاملہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا جس میں پانچ مسلمان زخمی ہوئے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے ہندوؤں پر حملہ کر دیا۔ مگر کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ اور نہ کسی مذہبی عبادت گاہ کو نقصان پہونچایا گیا۔ نہ عورتوں اور بچوں کو چھیڑا گیا" (پرتاپ ۴ جولائی)

گویا ہندوؤں نے پہلے حملہ کر کے پانچ مسلمانوں کو زخمی کر دیا۔ اور اس طرح فساد کی بنیاد قائم کی۔ اس فساد کی تحقیقات کے دوران میں حکام کو یہ بات قطعاً نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے اور فساد کے بانیوں کو عبرتناک سزائیں دینی چاہئیں۔

ظالمانہ رسم کا شکار

حال ہی میں الہ آباد کے سشن جج نے ایک نوجوان ہندو بیوہ کو اپنے ناجائز بچے کے ہلاک کرنے کی پاداش میں کالے پانی کی سزا دیتے ہوئے فیصلہ میں لکھا۔

"مجھے اس عورت کی حالت پر رحم آتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک ظالمانہ رسم کا شکار ہو رہی ہے"

یہ ظالمانہ رسم ہندو دھرم کی یہ تعلیم ہے۔ کہ بیوہ کو قطعاً دوسری شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور راسخ الاعتقاد ہندو اس کی پابندی کرتے ہوئے اپنی نوجوان بیوہ لڑکیوں کو مجبور کرتے ہیں۔ کہ ساری عمر بیوگی کی مصیبت میں گزار دیں۔ اس زمانہ کے رشی اور ویدک دھرم کے "مصلح" نے بھی اس رسم کی مضرت کوئی اصلاح نہ کی۔ بلکہ اسے اور زیادہ تکلیفدہ بنا دیا۔ یعنی بیوہ لڑکیوں کی دوبارہ شادی کرنے کی بجائے انہیں نیوگ کرانے کی تلقین کی۔ اور اس طرح عورت کے فطرتی شرم و حیا کو سخت نقصان پہنچایا۔ چونکہ یہ دونوں صورتیں یعنی یا تو ساری عمر بیوگی میں گزارنا یا نیوگ کرانا ناقابل عمل ہیں۔ اس لئے ہندو نوجوان بیواؤں کو اس قسم کے حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے جس کی ایک مثال اوپر بیان ہو چکی ہے۔ کاش ایسی ستم رسیدہ بیویوں کی مسلمان دستگیری کریں۔ اور انہیں بتائیں۔ کہ ہندو دھرم نے انہیں مصیبت کے جس گڑھے میں ڈال رکھا ہے۔ اس سے وہ اسلام قبول کر کے نہایت آسانی کے ساتھ نکل سکتی۔ اور عزت و عصمت کی زندگی بسر کر سکتی ہیں۔

اس کے متعلق احمدی خواتین کو خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے یعنی جہاں کوئی ہندو خاتون مصیبت میں گرفتار ہو۔ اس کی اسلام کی طرف رہنمائی کرنی چاہیئے۔ اسلام کی تعلیم بجائے خود اپنے اندر اس قدر کشش اور اتنی خوبیاں رکھتی ہے۔ کہ اگر دنیوی علائق کسی کے رستہ میں روک نہ ہوں۔ تو اس کے لئے اسلام کی صداقت کا اعتراف کرنا کچھ مشکل نہیں لیکن جسے اسلام قبول کر کے مصائب کی زندگی سے نجات مل سکے اس کا اسلام قبول کرنا تو بالکل ہی آسان ہے۔

اسلام پر اعتراضات کے جواب

دوزخ میں صرف دوزخی داخل کئے جائیں گے

وہ لوگ جو قرآن مجید کے مطالب سے گہری واقفیت نہیں رکھتے اور جن کی نظر محض سطحی ہوتی ہے۔ بعض آیات سے غلط استدلال کر کے اسلام کی طرف ایسے امور منسوب کر دیتے ہیں جن کی دوری اسلامی شریعت سے بُعد المشرقین سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔ چنانچہ انہیں اعتراضات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اسلام میں نجات کا وعدہ بنی نوع انسان کو دیتا ہے۔ وہ ایسی نہیں جو کسی انسان کو کبھی بغیر دوزخ میں داخل ہونے کے حاصل ہو سکے بلکہ ہر انسان کو خواہ کسقدر اللہ تعالیٰ کے حضور درجہ اور قرب رکھتا ہو۔ ایک بار دوزخ کی آگ میں ضرور جلنا پڑیگا۔ ایسے لوگ اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت پیش کرتے ہیں:۔

وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتماً مقضیا۔ ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیا۔ (مریم ۱۹/۷۲)

یعنے اے لوگو تم میں سے ہر شخص کو پہلے دوزخ میں داخل ہونا پڑے گا۔ پھر ان میں سے ہم متقیوں کو نجات دیں گے۔ مگر ظالموں کو اسی آگ میں رہنے دیں گے۔

اس آیت سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ وان منکم سے مراد تمام بنی نوع انسان ہیں پس ظاہر ہوا۔ کہ ہر انسان کو خواہ کسی درجہ اور رتبہ کا کیوں نہ ہو ایکدفعہ دوزخ میں ضرور جانا پڑے گا۔ گو یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ بعد میں متقیوں کو نجات مل جائے اور ظالم اسی میں رہیں مگر داخل سب ہوں گے۔ برے بھی اور اچھے بھی۔ نیک بھی اور بد بھی۔

اگر اس آیت کے وہی معنے لئے جائیں جو پیش کئے گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے انصاف عدل اور اس کی شان قدوسیت پر سخت عیب لگانے والی بات ہوگی۔ کہ وہ سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکے اور مجرم اور بے قصور کا کچھ لحاظ نہ کرے۔ دنیا میں جب معمولی انسان ان امور کا خیال رکھتے ہیں۔ اور وہ سزا دیتے وقت اس پہلو کو فراموش ہونے نہیں دیتے۔ کہ کہیں غیر مجرم کو مجرم نہ سمجھ لیا جائے۔ اور بے گناہ کو سزا نہ مل جائے۔ تو اللہ تعالیٰ سے یہ کیونکر امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اندھا دھند ہر شخص کو خواہ وہ کسقدر متقی ہو دوزخ کی آگ میں سے گذارے گا۔ مگر معلوم ہونا چاہیئے۔ قرآن اول سے آخر تک اس عقیدہ کے خلاف ہے۔ اور وہ بڑے زور سے اس بات کا دعویدار ہے۔ کہ نیک اور بد کے ساتھ ہرگز ایک سا سلوک نہ ہوگا۔ بلکہ یہاں تک کہ بدوں اور نیکوں کو اکٹھا نہیں رکھا جائے گا۔ اور دوزخ کی آگ میں داخل کرنا تو کجا۔ مومنین دوزخ کی آگ کی آواز تک نہ سنیں گے۔ چنانچہ ایسی چند آیات جن سے یہ بات ثابت ہے۔ یہاں پیش کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ اولئک عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا وھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون (انبیاء ۱۷/۱۰۲)

یعنے وہ لوگ جن سے اچھا سلوک کیا جا چکا ہے۔ یعنی مومن اور خدا رسیدہ انسان دوزخ سے بہت دور رکھے جائیں گے یہاں تک کہ اس آگ کی معمولی سی آواز بھی ان کے کانوں تک نہیں پہنچے گی بلکہ وہ ان نعماء اور پر فضا مقامات میں رکھے جائیں گے۔ جو ان کی خواہشات کے مطابق ہوں گے۔ اور جن میں رہنے سے وہ دلی سرور اور خوشی محسوس کریں گے۔

پھر فرمایا۔ ویوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا ونسوق المجرمین الی جھنم وردا۔ یعنی مومن قیامت کے دن چلائے جائیں گے۔ خدائے رحمان کی طرف۔ اسی طرح مجرم ہانکے جائیں گے۔ مگر جہنم کی طرف۔

یہاں صاف صاف بیان فرمادیا۔ کہ مومن و مجرم دو متضاد راستوں پر چلیں گے۔ ایک قید خانہ یا ہسپتال کی طرف اپنے جرم کی سزا یا اپنی بیماری کی اصلاح کے لئے بھیجے جائیں گے۔ اور دوسرے جنت کی طرف۔ نعماء الٰہی لطف اندوز ہونے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے سایہ میں جگہ حاصل کرنے کے لئے۔ پس جب دو متضاد طریق پر مومن و مجرم چلیں گے۔ تو پھر قرآن میں یہ کیونکر آسکتا ہے۔ کہ مومن بھی دوزخ میں پڑیں گے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ومن یعمل من الصالحات وھو مومن فلا یخاف ظلماً ولا ھضما۔

جو شخص اعمال صالحہ بجا لائے۔ بشرطیکہ وہ خدا اور اس کے رسول پر ایمان بھی رکھتا ہو۔ اسے کسی قسم کے ظلم یا نقصان کا خوف نہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اور کون ہے۔ جو وعدوں کو پورا کرنے والا ہو۔

جب خدا تعالیٰ نے یہ فرمادیا کہ مومنوں کو کسی ظلم یا خسارے کا خوف نہ ہوگا۔ تو وہ شخص جو ایمان اور اعمال صالحہ کے باوجود دوزخ میں ڈالا جائے۔ یقیناً اس کے ساتھ ظلم ہوگا۔ کیونکہ اس نے انگور بوئے۔ مگر کانٹے کھائے۔ رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر عتاب ہوا۔ کیا خدا کی ایسی ہی شان ہے۔ اس نے تو کہدیا ہے۔ کہ مومن ہرگز خوف نہ کریں۔ ان کے ساتھ کوئی غیر منصفانہ سلوک نہ ہوگا۔ اسی طرح کی اور بھی بہت سی آیات جن سے علی وجہ البصیرۃ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مومنوں اور کافروں کا آپس میں کوئی جوڑ نہ ہوگا۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ کہ کیا کافر مومن برابر ہو سکتے ہیں۔ لا یستوون عند اللہ پس قرآن مجید کی طرف کسی معترض کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ ایسا امر منسوب کرے۔ جو اس کی اور آیات بینات کے خلاف ہو جب یہ ثابت ہو چکا۔ کہ کوئی مومن دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ تو سوال یہ رہ جاتا ہے کہ اس آیت کا مطلب کیا ہوا۔ تو جاننا چاہیئے۔ کہ اس آیت کا سیاق و سباق دیکھنے سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں مومنوں کا ذکر نہیں۔ بلکہ کافروں کا ذکر ہے۔ اور ان کافروں کا ذکر ہے۔ جو حشر و نشر دوزخ و جنت بعث مابعد الموت کے قائل نہیں۔ چنانچہ اس رکوع کے شروع میں یہ آیت آتی ہے۔ ویقول الانسان ءاذا ما مت لسوف اخرج حیا۔ انسان کہتا ہے۔ کہ کیا جب میں مر گیا۔ تو پھر زندہ کیا جاؤں گا۔ اس سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے کہ یہاں انسان سے مراد وہ خاص انسان ہے۔ جو قیامت کا منکر ہے اور اس بات کا قائل نہیں۔ کہ موت کے بعد باز پرس ہوگی۔ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے آگے فرمایا۔ وان منکم الا واردھا اے حق کے دشمنو! اور اے منکرین جزاء سزا تمہیں ایک دن ہم دوزخ میں داخل کریں گے۔ سزا دیں گے۔ بتائیں گے۔ کہ تمہارا قدم کیسے غلط راستہ پر تھا۔ پس یہاں منکم سے مومن مراد نہیں بلکہ مراد وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے حق کی مخالفت کی۔ رسول کا انکار کیا۔ [illegible] بعث بعد الموت سے تمسخر کیا [illegible] پر ٹھٹھا اڑایا۔

اب یہ سوال رہ جاتا ہے۔ کہ ثم ننجی الذین اتقوا کا کیا مطلب ہے۔ سو یاد رہے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں۔ کہ ہم دوزخیوں کے ساتھ جنتیوں کو بھی شامل کر کے دوزخ میں داخل کر دیں گے۔ اور پھر جنتیوں کو نجات دیں گے۔ کیونکہ اول تو یہ قرآن کی نصوص صریحہ کے خلاف ہے۔ دوسرے دوزخ سے نجات تو ہر کافر کو بھی ہو جائیگی۔ اور ابحدن اشد ترین معاند بھی سزا بھگت کر رہا ہو جائیگا۔ پس اس میں صرف متقیوں کی نجات کا ذکر کوئی خاص بات نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسی نجات کفار کو بھی مل جائیگی۔ مطلب یہ ہے۔ کہ ثم یہاں پر مطلب ادا کر رہا ہے کہ پھر ایک اور بات یہ ہے۔ یعنے ثم کہکر ایک اور بات شروع کی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس قسم کے عذاب سے متقی لوگ محفوظ رہینگے اور انہیں ذرہ بھر بھی تکلیف نہ دی جائیگی۔ چنانچہ انہیں معنوں میں یہ لفظ ثم [illegible] قرآن کریم میں سورۃ انعام میں آتا ہے جہاں فرمایا ہے ثم اتینا موسی الکتاب۔

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِہِم پر اعتراض کا جواب

فی زمانہ بہت سی کتب ہیں۔ جنکو کلام خدا کہا جاتا ہے۔ مگر ان میں سے جو فوقیت اور برتری قرآن شریف کو حاصل ہے۔ اس سے جمیع کتب محروم ہیں۔ از روئے عقل اور قیاس۔ خدائی کلام انسانی مدد اور بشری نصرت سے مبرا ہونا چاہیئے۔ اور انسانی وکالت کی اسے ضرورت نہ ہونی چاہیئے۔ مگر یہ بات اگر کسی کتاب میں ہے۔ تو وہ قرآن مجید ہی ہے۔

قرآن مجید ہی ایسی کتاب ہے۔ جو خود ایک دعویٰ کرتی ہے۔ اور خود ہی اس کا ثبوت دلائل اور براہین سے پیش کرتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ اصل بھی قرآن خود پیش کرتا ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم۔ یعنی قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جو اپنی ہر ایک بات مدلل اور مبرہن طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔

قرآن شریف آج نہیں۔ بلکہ تیرہ سو برس سے اپنے حریفوں کو مقابلہ کا چیلنج دے رہا ہے۔ اور چیلنج ہی نہیں بلکہ مختلف رنگوں میں ان کی حمیت اور ان کی غیرت کو بھی اس بارے میں مقابلہ کے لئے اکسایا ہے۔ کبھی فرمایا۔ وادعوا شھداءکم ... اگر تم خود مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تو اپنے بڑوں کو ساتھ شامل کر لو۔ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔ مگر پھر بھی اس کی بیان کردہ باتوں کی نظیر لانے سے عاجز رہو گے۔ کبھی۔ فاتوا بسورۃ من مثلہ کہکر تحدی کی انتہا کر دی۔ کہ قرآن شریف نے تمدن۔ اخلاق۔ اقتصادیات۔ الٰہیات۔ طہارت وغیرہ وغیرہ کے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ کسی ایک ہی بات میں اس کا مقابلہ کر لو۔

جلسہ مہوتسو

کل امر مرھون باوقاتھا۔ ایک مشہور بات ہے۔ ہمارا یہ زمانہ روز ازل سے اظہار اسلام علی کل الادیان کے لئے مقدر تھا۔ اور قرآن کی صداقت نے از سر نو اس میں آشکار ہونا تھا۔ خدائے غیور کی غیرت نے نہ چاہا۔ کہ قرآنی صداقت پر کسی قسم کا باریک سے باریک پردہ بھی رہے۔ اور کوئی یہ کہہ سکے ... یہ ہے کہ ہماری کتاب بھی کامل اور مکمل ہے۔ اس لئے اس نے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو ایک میدان میں اکٹھا ہونے کا سامان کر دیا۔ مہوتسو کیا تھا؟ الہامی کتب کے حسن کا مقابلہ۔ الہامی ادیان کی صداقت کا مقابلہ جس میں ہر ایک دین اور کتاب اپنے اپنے حسن و جمال کے ساتھ آراستہ ہو کر میدان میں آئی۔ اس حسن کے مقابلہ میں کس کا نمبر اول رہا؟

آں نیّر صداقت چوں رو بعالم آورد
ہر بوم شب پرستی در کنج خود گزیدہ

قرآنی حسن کی کوئی بھی تاب نہ لا سکا۔ اور مارے شرم کے سب کی گردنیں خم ہو گئیں۔

اس زمانہ میں جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ کون جانتا تھا۔ کہ اس پر اس قدر اعتراضات ہوں گے۔ اس وقت تو ان فرقہائے معترضہ کا وجود بھی محض عدم میں تھا۔ مگر قرآن نے اس وقت پیشگوئی کی۔ کہ اعتراضات کرنے والے بہت پیدا ہوں گے۔ جو ہمارے اس کلام پر اعتراض کریں گے مگر لاریب فیہ۔ ہماری اس کتاب میں قابل اعتراض ایک بھی بات نہیں اعتراض کرنے والوں کو نادم اور شرمندہ ہونا پڑیگا۔

اس وقت میں قارئین کی ضیافت طبع کے لئے صرف ایک قرآنی آیت کو لیتا ہوں۔ جس پر اولاً عیسائیوں نے اور بعدہٗ آریوں نے اعتراض کئے اور ثابت کروں گا۔ کہ قرآن میں ہی ان کے جواب موجود ہیں۔

بانی آریہ سماج کا اعتراض

وہ آیت ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم ہے۔ اس پر انیسویں صدی کے "محقق" دیانند جی کا یہ اعتراض ہے:۔

(۱) "دیکھئے۔ ان لوگوں کو جو مسلمان نہیں کافر کہنا یک طرفہ ڈگری نہیں۔ (۲) اگر خدا نے ہی ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگائی ہے اور اس لئے وہ گناہ کرتے ہیں۔ تو یہ ان کا بھی قصور نہیں۔ یہ قصور بھی خدا کا ہی ہے۔ (۳) ایسی صورت میں انہیں آرام و تکلیف گناہ و ثواب نہیں ہو سکتا۔ پھر ان کو جزا و سزا کیوں ہوتی ہے۔ کیونکہ انہوں نے گناہ و ثواب جان بوجھ کر نہیں کیا" (ستیارتھ پرکاش باب ۱۴)

دیانند جی کا اصل

قبل اس کے کہ میں ان اعتراضات کے متعلق کچھ عرض کروں کسی کے کلام کے سمجھنے کے متعلق دیانند جی کا بیان کردہ اصل پیش کرتا ہوں لکھتے ہیں

"کسی کے کلام کے سمجھنے میں چار ہی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ آکانکشا (متکلم اور کلام کے اجزا کے تعلق کو مد نظر رکھنا) یوگیتا (کسی امر کا دقوع میں آنا ممکن ہو) آستی (الفاظ کے تعلق کو بھی پیش نظر رکھنا) تاپتریہ (کلام جس سے متعلق ہو اسی پر لگانا) جب ان چاروں باتوں کو مد نظر رکھ کر کوئی شخص کسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہے۔ تب ہی اس پر کتاب کا مطلب پورا پورا کھلتا ہے" (ستیارتھ پرکاش)

اب میں "مہرشی" جی کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے جواب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اس اعتراض کا جواب اول خود یہی آیت ہے اور یہی لاریب فیہ کے دعویٰ کا ایک بین ثبوت ہے۔ کہ قرآن شریف میں جس جگہ بھی کوئی اعتراض ہوتا ہے۔ وہیں اس کے حل کی کلید بھی ہوتی ہے۔

پہلا جواب

اس آیت میں "ھم" تین بار آیا ہے۔ اور یہ ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ "وہ لوگ" پس معلوم ہوا۔ کہ ایسے لوگوں کا ذکر ہے۔ جن کا اس سے پہلے ذکر آچکا ہے۔ اس لئے ہم جب "ھم" کی تحقیق یا "وہ لوگ" کا پتہ لگانے کے لئے ماقبل کو دیکھتے ہیں۔ تو وہاں یہ آیت موجود ہے۔ ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے جن لوگوں کے دلوں پر مہر کی ہے۔ ان میں تین باتیں پائی جاتی ہیں۔ اول۔ انہوں نے کفر کیا۔ اور کفر کرنا انسان کا اپنا اختیاری فعل ہے اور یہ پہلی بات ہے۔ جو ایسے انسان سے صادر ہوئی یعنی اس نے خداداد طاقتوں سے کام نہ لیا۔ جو ہدایت کی تحقیق کے لئے اسے عطا کی گئی تھیں دوم۔ وہ اس قدر شوخ چشم ہو گئے۔ کہ ان کے لئے ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے۔ یہ دوسرا فعل ہے جو انسان خود اپنے اختیار سے صداقت کے بالمقابل اختیار کرتا ہے سوم۔ وہ نہیں مانتے۔ یہ کافر انسان کا تیسرا اختیاری فعل ہے۔

یاد رہے۔ کہ حصول ہدایت کے بڑے ذرائع تین ہی ہیں۔ اول دل جو روحانی قوت کا مرکز ہے۔ مگر کافر انسان نے اس سے کام نہ لیا۔ دوم کان کہ اگر وہ ہدایت کے حصول کا ایک ذریعہ ضائع کر چکا تھا۔ تو کم از کم دوسرا ذریعہ ہی اختیار کرتا اور نبی کی باتیں سنتا تا ہدایت اسے نصیب ہوتی۔ تیسرا ذریعہ حصول ہدایت کا یہ تھا کہ وہ رسول یا پکے ایمانداروں کا حال اخلاق طرز معاشرت دیکھتا۔ اور یہ بات اسے انسان کو آنکھ سے حاصل ہو سکتی تھی۔ مگر اس نے اسے بھی ضائع کر دیا۔ اب ہر ایک عقلمند غور کر سکتا ہے۔ کہ جو انسان حصول ہدایت کے تمام ذرائع ضائع کر دے صداقت کے ماننے سے انکار ہی نہ ہو۔ بلکہ بالمقابل شوخ چشمی سے کام لے کیا اسے ہدایت نصیب ہو سکتی ہے؟ جس کی آنکھ موجود ہو۔ سورج چڑھا ہوا ہو۔ مگر وہ عمداً کواڑ بند کر کے اندھیری کوٹھڑی میں بیٹھ جائے۔ کیا اسے کچھ دکھائی دے سکتا ہے؟ اگر اس کی بینائی کم ہو جائے یا بالکل جاتی رہے۔ تو یہ قصور خدا کا ہو گا۔ یا خود اسی کا؟ دوسری بات یہ کہ آیا ایسے انسان کو جس نے خود کفر کیا حالانکہ اسے ایمان لانے کا بھی اختیار حاصل تھا۔ کافر کہنا "یکطرفہ ڈگری" ہے۔ کیا کسی چور یا ڈاکو کو جس کی چوری یا ڈکیتی ثابت ہو چکی ہو۔ چور یا ڈاکو کہنا "یکطرفہ ڈگری" ہو گی۔ مگر محقق جی کی دماغی تحقیق ملاحظہ ہو۔ کہ وہ اسے یکطرفہ ڈگری بتاتے ہیں

دوسرا جواب

سوامی جی کے پیش کردہ اصول کسی کلام کے وہ معنے کرنے چاہئیں۔ جو متکلم کے منشاء یا اس کی دیگر تحریرات کے مطابق ہوں۔ دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ جب ہم اس آیت کے معنی قرآن کی دیگر آیات کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ "محقق" جی کا یہ کہنا کہ خدا ظالم ہے۔ قرآن کی صریح آیات کے خلاف ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ یعنی خدا لوگوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرتا حالانکہ ولا یرضی لعبادہ الکفر۔ خدا کو اپنے بندوں کا کفر نہایت ہی ناپسند ہے۔

تیسرا جواب

... قرآن شریف ... اس بات کو بیان کر دیا ہے۔ کہ یہ مہر اور پردہ کوئی جسمانی چیز نہیں۔ ... کوئی عقلمند اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار ہو گا کہ کافروں کے دل پر خدا نے پیسے یا لاکھ یا ایسی ہی کوئی چیز لگا دی۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے دل میں ... [illegible] ... انہوں نے نہ دیکھا۔ ان ... مہر لگنے کی وجہ بھی بتا دی۔ چنانچہ فرمایا۔ طبع اللہ علیہا بکفرھم ان کے کفر کی وجہ سے ... [illegible]

مذاہب غیر

جین مذہب

جین مذہب ہندوستان کا ایک معروف مذہب ہے۔ اور کسی زمانہ میں یہاں اسے قبولیت حاصل رہی ہے۔ اسوقت بھی اس کے ماننے والے ہندوستان میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ لیکن آجکل ان کی زیادہ تعداد گجرات اور کاٹھیاواڑ میں ہے۔

جین مذہب کی ابتداء

جین مذہب کی ابتداء اور تاریخ بالکل پردۂ راز میں ہے۔ اور یہ بھی کہنا مشکل ہے۔ کہ اس مذہب کی ابتدا کس زمانہ میں ہوئی۔ جینیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کا مذہب بدھ مذہب سے بھی قدیم ہے۔ لیکن اس دعویٰ کے کوئی معقول اور موجہ دلائل ان کے پاس نہیں۔ علاقہ میسور سے بعض ایسے کتبے برآمد ہوئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پانچویں صدی عیسوی میں یہ مذہب وہاں رائج تھا۔ اس کے علاوہ اشوک نے تمام ہندوستان میں کتبوں اور پتھروں کی صورت میں اپنے زمانہ کے جو تاریخی واقعات کندہ کئے ہیں۔ اور جو اس وقت تک برآمد ہوئے ہیں۔ ان سے بھی اس زمانہ میں جین مت کے وجود کا علم حاصل ہوتا ہے۔ چینی سیاح ہوائن تسانگ کے حالات سفر کا مطالعہ بھی اس حقیقت کو مبرہن کرتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جینی مت ہندوستان کا ایک ممتاز مذہب تھا۔ اور دکن میں خصوصیت کے ساتھ اسے غلبہ حاصل تھا۔

جینیوں کے عقائد

جینی بھی مہاتما بدھ کے ماننے والوں کی طرح قدامت عالم کے قائل ہیں۔ اور دنیا کے خالق کی ہستی کے منکر۔ ہاں اس قدر فرق ضرور ہے۔ کہ بدھ مذہب کے ماننے والے یہ مانتے ہیں۔ کہ انسان دنیا میں سکون ازلی یا نروان حاصل کرنے آیا ہے۔ اور یہاں جو ہزارہا زندگیوں کے چکر میں اسے گزرنا پڑتا ہے۔ اور جس کیلئے اسے اواگون اور تناسخ کا عقیدہ اختیار کرنا لازمی ہے۔ یہ سب کچھ اسی لئے ہے۔ کہ انسان بدھ کے درجہ کو پہنچ جائے۔ اور اس طرح عرفان کامل حاصل کر سکے۔ اور جب اسے یہ مقام حاصل ہو جائے۔ تو یہ نروان اور زندگی کا خاتمہ ہے۔ پھر وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے زندگی کی کشاکش سے رہائی حاصل کر لیتا ہے۔ مگر جینی اس تھیوری کے قائل نہیں۔ بلکہ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نروان بہشت کا ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں نیک اعمال کرنیوالوں کو بہت اعلےٰ درجہ کی جاودانی لذات حاصل ہوتی ہیں۔ جینیوں کا عقیدہ ہے کہ نیک اور عمدہ زندگیوں کا سلسلہ طے کرنے کے بعد انسان کو ایک خاص درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جسے ان کی خاص اصطلاح میں جن کہتے ہیں۔ اور تیرتھنکار بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ دنیا کے خاتمہ سے قبل بہت سے جن یا تیرتھنکار دنیا میں ظاہر ہونگے۔ اور اس وقت تک صرف چوبیس ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ چوبیس جن جینیوں کے ہاں معبودوں کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ بھی بہت سے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ بُت پرستی اور دیوتاؤں کی پرستش کے لحاظ سے ان میں اور ہندوؤں میں قطعاً کوئی فرق نہیں۔

جین مت میں بُت پرستی

جہاں تک ان کی قدیم کتب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ اس مذہب کی بنیاد میں تو بُت پرستی کا دخل نہ تھا۔ بلکہ یہ الحاد اور دہریت سے شروع ہوا۔ اور آہستہ آہستہ اپنی اصلیت کو کھو کر ہندو ازم میں جذب ہو گیا۔ کیونکہ ہندو ازم ایک لمبے عرصہ سے لوگوں کے دل نشین ہو چکا ہوا تھا۔ اور اس کا رنگ اس قدر غالب تھا۔ کہ ہر نیا مذہب آہستہ آہستہ اسی رنگ میں رنگین ہو جاتا۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ہندوستان میں جین ازم کا نام باقی رہنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اس نے ایک طرف تو ہندوؤں کے دیوتاؤں کی عبادت کو اپنا مذہبی شعار بنا لیا۔ اور دوسری طرف ہندوؤں کی ذات پات سسٹم میں کوئی مداخلت نہ کی۔ بلکہ اسے بجنسہٖ رہنے دیا۔ اس وجہ سے چونکہ اس کی زد برہمنوں پر نہ پڑتی تھی۔ اور وہ اس کی طرف سے اپنے لئے کوئی نقصان نہ دیکھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے بھی اس سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا۔

عبادات

جس طرح بہت سی اور تعلیمات میں جین ازم بدھ ازم سے مشابہت تام رکھتا ہے۔ بلکہ دونوں میں اس قدر مماثلت ہے۔ کہ ایک پر دوسرے کی شاخ ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ اسی طرح عبادات میں دونوں میں بہت حد تک یکرنگی پائی جاتی ہے۔ جس طرح بدھ والے ایک آدمی بدھ کو مانتے ہیں۔ جو نیپال میں ہوتا ہے۔ اسی طرح جینیوں کا بھی ایک جن واجب التعظیم سمجھا جاتا ہے تیرتھ استھانوں پر جا کر زیارت کرنا اور رہبانیت کی تعلیم دونوں میں ایک سی ہے۔

ویدوں کا انکار

ایک عجیب تر بات یہ ہے۔ کہ جینی ویدوں کو ہرگز نہیں مانتے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ویدوں کا انکار کرنے والا کسی صورت میں بھی ویدک دھرمی یا ہندو نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ سوامی دیانند نے تو ویدوں کے نہ ماننے والے کو ادھرمی قرار دیکر اسے نہ صرف ذات پات سے بلکہ ملک سے بھی خارج کر دینے کا حکم دیا ہے۔ اس کے علاوہ جینیوں کی ایک کتاب ودیک سار کے صفحہ ۵۵ پر لکھا ہے۔ کہ گنگا وغیرہ تیرتھ اور کاشی وغیرہ کشیتروں کی یاترا کرنے سے کچھ بھی پرمارتھ (اعلےٰ مدعا) حاصل نہیں ہوتا۔ جو ان کے ہندو نہ ہونے کا ایک اور ثبوت ہے۔ مگر حیرت ہے۔ کہ دیانند جی کے ماننے والے ان کی اس مقدس تعلیم کو عملی جامہ پہنانے کے بجائے اس کی تعلیط پر تمام زور صرف کرتے رہتے ہیں۔

مُنہ پر پٹی

جینی لوگ عام طور پر منہ پر پٹی باندھ کر رکھتے ہیں جس کی وجہ وہ یہ بتاتے ہیں۔ کہ مُنہ سے گرم ہوا نکل کر ہوا میں رہنے والے کیڑے مکوڑوں کو دُکھ نہیں پہنچا سکتی۔ اور ہوا میں جو باریک جاندار ہوتے ہیں۔ وہ اندر نہیں جا سکتے۔ نیز یہ لوگ گرم کرنے کے بغیر کچا پانی نہیں پیتے۔ اور اس کی وجہ بھی یہی بتاتے ہیں۔ کہ پانی کے جراثیم کو تکلیف نہ ہو۔

غیر مذاہب کے متعلق تعلیم

مگر حیرت ہے۔ ایسے ایسے معمولی جراثیم کے متعلق اس قدر احتیاط کرنے والے مذہب میں اشرف المخلوقات انسان کے لئے جو تعلیم دی گئی ہے۔ وہ نہایت ہی ادنےٰ درجہ کی ہے۔ چنانچہ ان کی کتاب ودیک سار کے صفحہ ۲۲۱ پر لکھا ہے۔ کہ غیر مذہب والے کے اوصاف بیان کرنا۔ ان کی تعظیم کرنا۔ ان کو روٹی کپڑے وغیرہ کا دان دینا خوشبو یا پھول وغیرہ بطور تحفہ دینا منع ہے۔ غیر مذہب والوں کے ساتھ زیادہ اور بار بار بولنا جینیوں کے نزدیک پاپ ہے۔ اسی طرح انہیں تعلیم دی جاتی ہے۔ کہ غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے کسی بڑے سے بڑے بزرگ اور دھرماتما کی عزت و توقیر نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اس کے پاس تک نہ پھٹکنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے انسان دُکھ میں پڑتا ہے۔ غیر مذاہب سے نیکی کرنا اپنی تباہی کے مترادف ہے۔ اس لئے اس سے ہمیشہ علیحدہ رہنا چاہیئے۔ بلکہ ان کی مذہبی پستک پرکرن رتناکر بھاگ ۲ - ۶ - ۱۲۲ کے ایک منتر کا ترجمہ بقول سوامی دیانند یہ ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا کہے۔ کہ جینی سادھوؤں میں بھی دھرم ہے۔ اور دوسرے مذاہب کے سادھوؤں میں بھی تو وہ آدمی کروڑوں برس تک نرک میں رہ کر پھر بھی نیچ جنم پاتا ہے۔ اس کتاب میں یہاں تک لکھا ہے۔ کہ جو آدمی جین مت پر عمل نہ کر سکے۔ اور صرف یہ اعتقاد ہی رکھے۔ کہ یہ مذہب سچا ہے۔ اور اس کے سوا تمام ادیان باطل ہیں۔ وہ بھی نجات پا جاتا ہے۔ بلکہ یہاں تک ہدایت کی گئی ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں کا درشن بھی جینی لوگ نہ کریں۔

سادھوؤں کی تعظیم

جینیوں میں سادھوؤں کی بے حد تعظیم کی جاتی ہے۔ چنانچہ ودیک سار کے صفحہ ۱۵۶ پر لکھا ہے۔ کہ جین مذہب کا سادھو خواہ نیک چلن ہو خواہ بد چلن سب پوجا کرنے کے لائق ہیں۔ صفحہ ۱۶۸ پر یہاں تک لکھا ہے۔ کہ جین مذہب کا سادھو چلن سے گرا ہوا ہو تو بھی دوسرے مذہب کے پاک سادھوؤں سے افضل ہے۔ اور جینیوں کا فرض ہے۔ کہ سادھو کی بد چلنی سے پوری طرح آگاہ ہونے کے باوجود بھی اس کی خدمت کریں۔

مورتی پوجا کا بانی کون ہے

جینیوں میں ہندوؤں کے دیگر فرقوں کی طرح مورتی پوجا یعنی بُت پرستی بہت ہے۔ اور دیانند جی کا تو یہ خیال ہے۔ کہ دنیا میں بُت پرستی کے بانی مبانی ہی جینی ہیں۔ مگر ہم اس خیال سے متفق نہیں کیونکہ

۴ جب یہ مسلّم ہے۔ کہ سب سے قدیم مذہب ویدک دھرم ہے۔ اور اس میں بدترین قسم کی بت پرستی موجود ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کا بانی جین مت کو سمجھا جائے۔ جینی لوگ عام طور پر اپنی کتابیں دیگر مذاہب والوں کو نہیں دکھاتے۔ اور بقول دیانند جی اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان میں بے علمی کی باتیں بھری پڑی ہیں۔ اور اگر دیکھنے دیں۔ تو پول کھل جائے۔ کیونکہ ان کے سوا کوئی شخص جو ذرہ بھی عقل رکھتا ہو۔ ہرگز اس گھوڑے جیسے مضمون کو سچ نہ مانے گا [illegible] ہندوستان میں [illegible] اور مذہب کی عبادت گاہیں [illegible]

مراسلات

ریاست کشمیر کے مسلمانوں کی مظلومیت کی داستان

مسلمانانِ کشمیر کے خلاف ہندوؤں کی فتنہ پردازیاں

۹۵ فیصدی آبادی سے ریاست کا سلوک

دنیا اس حقیقت سے ناواقف نہیں۔ کہ ریاست جموں و کشمیر میں مسلمانوں کی آبادی ۹۵ فی صدی ہے۔ لیکن اس ۹۵ فی صدی آبادی رکھنے والوں کے ساتھ جو سلوک یہاں کی ہندو حکومت نے کیا۔ اور کر رہی ہے۔ وہ ناگفتہ بہ ہے۔ ریاست کا کوئی محکمہ ایسا نہیں۔ جہاں غریب اور بیکس مسلمانوں کے حقوق بے دردی سے پامال نہ کئے جا رہے ہوں۔ گزشتہ دنوں اخبار "انقلاب" اور "کشمیری مسلمان" نے اس حقیقت کو دنیا کے سامنے آشکار اکیا۔ اگر ریاست میں یہ حال نہ تھا۔ تو یقیناً اراکین ریاست اس امر کی تردید کرتے۔ اور ہندو پریس جس کی ہمیشہ یہ پالیسی رہی ہے۔ کہ واقعات سے قطع نظر کرکے جھوٹا پروپیگنڈا کرے۔ شور و غل مچا دیتا۔ لیکن نہ حکام ریاست کو ہی ہمت ہوئی۔ اور نہ ہندو اخبارات کو جرأت ہوئی۔ کہ وہ کسی ایک واقعہ کی بھی تردید کر سکیں۔

حکام ریاست کو کھلا چیلنج

اب بھی ان کو کھلا چیلنج ہے۔ کہ اگر واقع میں وہ حق پر ہیں تو کسی ایک بات کی بھی تردید کریں۔ باقی تشدد اور سختی ہرگز کام نہ آ سکے گی۔ اور نہ مسلمانوں کو اپنے مطالبات سے روک سکیگی۔

نقصان دہ پالیسی

ہمیں اس بات کا ازحد افسوس ہے۔ کہ ریاست کے ذمہ وار حکام ایک نہایت غلط اور نقصان دہ پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جس کا نتیجہ جلد یا بدیر نہایت خطرناک ثابت ہوگا۔ ایک طرف ۹۵ فی صدی آبادی رکھنے والے لاچار مسلمانوں کے حقوق کو دبایا جا رہا ہے۔ اور جب حقوق کے مطالبات کے لئے مسلمان جائز کوشش کرتے ہیں۔ تو ان کو جبراً روکا جاتا ہے۔ یہ ایک صداقت ہے۔ کہ مسلمانوں کو کچلا جا رہا ہے۔ لیکن اگر کوئی حق و صداقت کی آواز بلند کرتا ہے۔ تو اس کا گلا دبایا جاتا ہے۔ "انقلاب" "سن رائز" اور "کشمیری مسلمان" میں جو ملازمتوں کے اعداد و شمار درج ہو چکے ہیں۔ وہ بالکل درست اور صحیح ہیں۔ ریاست ان سے ہرگز انکار نہیں کر سکتی۔ ان حالات میں چاہیے تو یہ تھا۔ کہ حضور مہاراجہ بہادر کے وزراء ریاست ان معاملات کو صحیح طور پر پہنچاتے اور مسلمانوں کی طرف توجہ کی جاتی۔ لیکن ریاست کے کوتہ اندیش حکام کے پاس اگر کوئی ہتھیار ہے تو یہی۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات سے آنکھیں بند کر لی جائیں۔ چنانچہ جھٹ مسلمان اخبارات کا داخلہ حدود ریاست میں بند کر دیا جاتا ہے۔ حکام کو خدا جانے کب سمجھ آئیگی۔ کہ ان کی یہ پالیسی سراسر غلط ہے۔

حکام ریاست کی غلط فہمی

حکام ریاست اس بات کو دل سے نکال دیں۔ کہ یہاں کشمیر کے غریب اور بے کس مسلمانوں کا کوئی ہمدرد اور پرسان حال نہیں وہ جو چاہیں۔ کرتے چلے جائیں گے۔ معزز ٹھاکر صاحبان! اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ جو آج سے چند سال قبل تھا۔ اب مسلمان بیدار ہو چکے ہیں۔ اور تمام ہندوستان کے مسلمان ان کے ساتھ ہیں۔ پس اگر اب بھی آپ تدبر سے کام نہ لیں۔ تو آپ کی غلط پالیسی کا جو کچھ بھی نتیجہ ہوگا۔ اس کے ذمہ وار نہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر ہونگے اور نہ مسلمان۔ بلکہ آپ اور صرف آپ ہونگے۔ آپ سرکار والا کے بھی مجرم ٹھیرینگے۔ اور مسلمانوں کے بھی۔ اس وقت ریاست کی باگ ڈور آپ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ آپ اگر چاہیں۔ تو حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی شہرت عظمت اور انصاف کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجوا سکتے ہیں۔ اور اگر چاہیں۔ تو تمام دُنیا میں اپنے آپ کو رسوا اور ذلیل کر سکتے ہیں۔ ~~

من نہ گویم کہ ایں مکن آں کن ۔ مصلحت بیں و کار آساں کن

تمام مسلمانوں سے اپیل

اس مختصر سی گزارش کے بعد میں کشمیر کے موجودہ حالات پر ایک سرسری نظر ڈالتا ہوں۔ اور ناظرین اخبار و جملہ مسلمانوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ کے کشمیری مسلمان بھائیوں کی حالت سخت ابتر ہے۔ اور آئے دن نئے نئے راستے ان کو تباہ و برباد کرنے کے سوچے جا رہے ہیں۔ خدارا آپ کچھ توجہ کریں۔ اور بحیثیت ایک مسلمان کے جو مدد آپ دے سکتے ہوں۔ اس سے ہرگز دریغ نہ کریں۔

مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی توہین

میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ کشمیر کے مسلمان اب خواب غفلت سے بیدار ہو رہے ہیں۔ اور اپنے قوق اور مذہب کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہیں۔ حصول مطلب کے لئے وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں گے گزشتہ دنوں جموں میں قرآن شریف کی توہین کی گئی۔ عید کی نماز میں خطیب کو خطبہ پڑھنے سے روکا گیا۔ یہی نہیں بلکہ ابھی اگلے دن کا واقعہ ہے۔ کہ سری نگر میں قرآن پاک کے اوراق ایک پبلک ٹٹی خانہ میں پائے گئے۔ یہ سلوک ہے جو مذہبی لحاظ سے برادران ہنود مسلمانوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ان واقعات میں سے جموں کے واقعات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ جو ہرگز تسلی بخش نہیں۔ اور سری نگر کا واقعہ ریاست کے زیر غور ہے۔ اس وقت اس کے متعلق کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ اس لئے میں اسے چھوڑتا ہوں۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر ہمارے ہندو بھائی ہمارے مذہبی جذبات سے کھیلنا چاہتے ہیں۔ تو وہ یاد رکھیں مسلمان اگرچہ اس وقت کمزور اور بے دست و پا ہیں۔ لیکن وہ مذہبی غیرت اور حمیت رکھتے ہیں۔ وہ ہرگز اس قسم کے ناروا اور دل آزار سلوک کو برداشت نہیں کریں گے خواہ انہیں کتنی بڑی قربانی کرنی پڑے۔ ریاست کے ہندو صاحبان یہ خیال دل سے نکال دیں کہ وہ اس طرح صرف کشمیر کے ہی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کر رہے ہیں۔ جب مذہب کا سوال سامنے آجائے تو اسلام میں کشمیری اور پنجابی۔ ایرانی و افغانی۔ چینی و ایرانی کی تمیز نہیں رہتی۔ بلکہ اسی قسم کے واقعات کے انسداد کے لئے سب مسلمان ایک صف میں کھڑے ہو جائیں گے۔ ہمارے بہادر پنجابی مسلمان بھائی ہمارے پڑوسی ہیں۔ پھر تمام ہندوستان کے مسلمان ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ کسی طرح آپ کی اس قسم کی نازیبا حرکات پسند نہیں کر سکتے۔ مسلمان ہرگز فسادی اور قانون شکن نہیں۔ وہ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں گے۔ اور آخیر وقت تک پرامن رہنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اگر پانی سر سے گزر جائے۔ تو وہ بے غیرتوں اور دیوثوں کی طرح تماشہ بھی نہیں دیکھ سکتے۔

کشمیر کے ہندو صاحبان سے اپیل

پس میں تمام ریاست کے ہندو صاحبان سے شرافت اور انسانیت اور انصاف کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ان حرکات سے باز آجائیں اور فتنہ و فساد کی آگ نہ بھڑکائیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ برادران ہنود میں ایسے شریف اور منصف مزاج لوگ موجود ہیں جو ان حرکات کو ایک منٹ کے لئے بھی پسند نہیں کرتے۔ میں ایسے حضرات سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کو اس قسم کے گندے افعال سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ جن کا نتیجہ فتنہ کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔

ہندو لڑکی کی نعش کا واقعہ

میں ناظرین کے سامنے چند دن کا ایک حیرت انگیز واقع رکھتا ہوں۔ جس سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں کو اور زیادہ مصائب میں مبتلا کرکے تباہ کرنے کے لئے برادران ہنود کیسی گندی حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جب کشمیر کے پنڈت صاحبان نے دیکھا۔ کہ مسلمان بیدار ہو رہے ہیں۔ اور اپنے جائز مطالبات سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر کے سامنے پیش کرنے والے ہیں۔ تو انہوں نے ایک شرمناک چال چلی یعنی

ایک مُردہ خورد سال لڑکی کو رات کے وقت ایک نالی میں گرا دیا گیا۔ اور صبح کے وقت تمام شہر سرینگر کے پنڈت اس موقع پر جمع ہو گئے۔ اور یہ الزام مسلمانوں پر لگایا۔ کہ انہوں نے ضد اور تعصب کی وجہ سے اس لڑکی کو مار کر نالی میں پھینک دیا ہے۔ پھر کوشش کی۔ کہ اس لڑکی کی لاش کو جلوس کی صورت میں شہر سے گزارا جائے۔ اور فتنہ فساد پیدا کیا جائے۔ پولیس نے ان کو اس حرکت سے روکا۔ لیکن وہ جبراً جلوس نکالنے پر تُل گئے۔ آخر جب پولیس نے دیکھا۔ کہ پنڈت صاحبان فساد پر آمادہ ہیں۔ تو لاٹھی چلائی۔ اس پر پنڈت صاحبان نے پولیس کا مقابلہ کیا۔ اور سننے میں آیا ہے۔ بعض پولیس افسروں پر دست درازی کی گئی۔ آخر فوجی سپاہیوں کی مدد سے پنڈتوں کو منتشر کیا گیا۔ اور وہ مجبور ہو گئے۔ کہ لاش کو شہر سے باہر بابر مرگھٹ تک لے جائیں۔ اس موقع پر پنڈت صاحبان جوش سے بھرے ہوئے تھے۔ اور میں نے سُنا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو اور بانیٔ اسلام کو نہایت غلیظ گالیاں بھی دیں۔ لیکن مسلمانوں نے جوش کو قابو میں رکھا۔ پنڈت صاحبان کی یہ چال نہایت ہی کمینہ ہے۔ اور اس قسم کی خطرناک چالوں سے وہ خود ہی رُسوا ہونگے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے مطالبات حقیقت پر مبنی نہیں۔ تو وہ جائز طور پر آواز بلند کریں۔ اس قسم کی شرمناک چالیں ان کو کامیاب نہیں کر سکتیں۔ اور ہم مسلمان حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں التماس کرتے ہیں۔ کہ آپ انصاف پر قائم رہیں۔ اگر مسلمان حق پر ہیں۔ تو ان کی دادرسی فرمائی جائے۔ اور اگر بے وجہ شور مچا رہے ہیں۔ تو ان کے مطالبات نظر انداز کر دیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر پنڈت صاحبان کی اس چال کو سمجھ گئے۔ اور اس وجہ سے پنڈت صاحبان کو اس ذلیل چال سے کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ پنڈت صاحبان چاہتے تھے۔ کہ اس واقعہ کی آڑ میں فتنہ و فساد پیدا کر کے مسلمانوں کو تباہ کریں۔ اور ثابت کریں۔ کہ مسلمان فسادی ہیں لیکن جھوٹ چھپا نہیں رہ سکتا آخر ظاہر ہو گیا۔

ایک مسلمان کی گرفتاری

اس سے قبل ایک اور واقعہ پیش آ چکا ہے۔ وہ یہ کہ چند دن ہوئے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ خانقاہ معلّی میں ہوا۔ جہاں مسلمانوں کے مطالبات حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے نمائندوں کا انتخاب ہوا۔ جلسہ کے بعد امروہہ (یو۔پی) کے ایک مسلمان نے تقریر کی۔ وہ جموں کے گزشتہ واقعات بیان کر رہے تھے۔ اور انہوں نے مسلمانوں کو بے غیرتی کی زندگی چھوڑ دینے کے لئے کہا۔ یہ مسلمان جن کا نام مسٹر عبدالقدیر ہے۔ امروہہ ضلع مراد آباد کے رہنے والے ہیں۔ اور چند ایک انگریزوں کے ساتھ بطور گائڈ آئے ہوئے ہیں۔ ریاست کے حکام نے اس مسافر اور غریب الوطن کو گرفتار کر لیا۔ اور ابھی تک یہ سرینگر حوالات میں ہیں۔ سُنا ہے۔ دفعہ ۱۲۴ کے ماتحت ان کا چالان عدالت میں ہونے والا ہے۔ علاقہ کشمیر کے تمام مسلمانوں کی دلی ہمدردی ان کے ساتھ ہے۔ اور جس حد تک ہو سکا۔ ان کی مدد کی جائے گی۔

تشدد اور مزید تشدد کا امکان

اس گرفتاری سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ ریاست اب سختی پر اُتر آئی ہے۔ لیکن ریاست یاد رکھے کہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت اور اسلام کی حفاظت کے لئے ہر ایک قربانی کے لئے تیار ہیں۔ اب جیل اور دیگر اس قسم کی سزائیں مسلمانوں کو مرعوب نہیں کر سکتیں۔ بہر حال ریاست کے مسلمانوں پر مزید تشدد ہونے کا امکان ہے۔ کیونکہ مشہور ہے ریاست کے حکام زبان بندیوں اور دیگر سزاؤں کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ اگر مزید گرفتاریاں وغیرہ ہوئیں۔ تو کشمیر کے تمام مسلمان ہندوستان کے مسلمان بھائیوں سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس نازک وقت میں ان کا ساتھ دینگے۔

وکالت پیشہ اصحاب سے گزارش

ہندوستان و پنجاب سے جو مسلمان وکیل اور بیرسٹر امسال کشمیر تشریف لا رہے ہوں۔ وہ یہاں کے لیڈروں کو اپنا پتہ ضرور دیں۔ تاکہ جب ان کے مشورہ کی ضرورت ہو۔ ان سے لیا جا سکے۔ ہم ہندوستان و پنجاب کے دیگر قانون پیشہ حضرات سے بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ جب ہمیں ان کی مدد کی ضرورت ہو۔ وہ یہاں تشریف لانے کے لئے تیار رہیں۔

معزز حضرات سے درخواست

ہم خصوصاً اخباروں کے ایڈیٹر صاحبان۔ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ سر میاں محمد شفیع صاحب۔ سید محسن شاہ صاحب۔ جناب مولانا شفیع داؤدی صاحب۔ جناب مولانا شوکت علی صاحب۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب اور دیگر ایسے معتدر و معزز حضرات سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ وہ کشمیر کے غریب اور بیکس مسلمانوں کی مدد فرمائیں۔

مسلمانان میانی افغاناں مصائب میں

میانی افغاناں ضلع ہوشیارپور کے مالکان گزشتہ سال کانگرس کے پروگرام کے خلاف رہے ہیں۔ بوقت پھانسی بھگت سنگھ وغیرہ ہندوؤں نے مکمل ہڑتال کرانی چاہی۔ مگر مالکان نے کہ شُنکر مسلمان دوکانداروں کو ہڑتال میں شامل ہونے دیا۔ ہندو اس بات سے برافروختہ ہو کر طرح طرح کی شرارتیں کرتے رہے۔ یہاں چراگاہ کے متعلق مزارعان و مالکان میں دیوانی مقدمہ دائر تھا۔ ہندوؤں نے جو خود بھی موروثی ہیں۔ یہ موقعہ مناسب خیال کیا۔ کہ اس وقت مسلمان مزارعان کو اپنے ساتھ شامل کر کے مسلمانوں کو باہم لڑا دیں۔ مالکان نے اپنے ملازم مزارعان کے مویشی بھاٹک میں دینے کے لئے چراگاہ کی طرف بھیجے۔ ہندوؤں نے مسلمان مزارعان سے حملہ کرا دیا۔ پھر ان کی پشت پر ہو کر زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند اقدام قتل کا پرچہ چاک کرایا۔ ہندوؤں کی خوش قسمتی سے اس وقت ضلع ہوشیارپور کے کل افسران ہندو ہیں۔ مسلمان چیخ و پکار کرتے ہیں۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر نے سرٹیفکیٹ میں کوئی چھرہ وغیرہ کا نشان تسلیم نہیں کیا۔ مسلمان سب انسپکٹر تفتیش کر رہا تھا۔ اُسے تبدیل کر دیا گیا۔ اور ایک ہندو انسپکٹر کو تفتیش پر لگایا گیا۔ اس نے جملہ مالکان کو معہ ملازمان و دیگر ۱۹ اکس مسلمان باشندوں کے گرفتار کر لیا۔ پریشان کرنے کے لئے ریمانڈ بلا وجہ بتلا کے طلب کیا جاتا۔ خود پولیس کی گارد مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے لائی جاتی ہے۔ طرح طرح کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں میں از حد بے چینی ہے۔ کوئی نہیں۔ جو مسلمانوں کے اس اڑے وقت میں کام آئے۔ ہندوؤں کو لاہور اور امرتسر تک سے امداد آ رہی ہے۔ جملہ لیڈران عظام و ممبران کونسل (جو انتخاب کے وقت بڑے بڑے دعوے کیا کرتے ہیں۔) سے التماس ہے۔ کہ ضلع ہوشیارپور کے مسلمانوں کی بھی خبر لیں۔ جہاں مسلمانوں کو ہندو متفق ہو کر تباہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ فوری امداد کی ضرورت ہے۔ مسلم اخبارات تو تردید شائع کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ اور ہندوؤں کی خبریں جھٹ درج کر لی جاتی ہیں۔ (نامہ نگار)

انصار اللہ فیروزپور کے تبلیغی وفود

انجمن انصار اللہ فیروزپور کے ہفتہ واری اجلاس باقاعدہ مسجد احمدیہ میں ہوتے ہیں۔ اس کے چند ممبر جو اکثر سرکاری ملازم ہیں۔ ہر تعطیل کے دن بصورت وفد مضافات میں دورہ کر کے اس وقت تک ۱۵ گاؤں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا چکے ہیں۔ بفضل خدا حالات امید افزا ہیں۔ ایک موضع میں غیر احمدیوں کے ساتھ صداقت مسیح موعودؑ پر کامیاب مناظرہ بھی ہوا۔ حکیم عبد العزیز صاحب و مولوی ظفر الاسلام صاحب نے قرآن کریم سے چند دلائل حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر پیش کئے۔ جن کا غیر احمدی مناظر کوئی جواب نہ دے سکا۔ آخر حسب عادت گالیاں اور فحش کلامی و تمسخر پر اتر آئے۔ (خاکسار محمد علی نائب سکرٹری تبلیغ)

بے روزگاری سے نجات

اگر آپ کم سرمایہ سے معقول منافع چاہتے ہیں۔ تو ہم سے چین۔ جاپان۔ فرانس۔ یورپ۔ امریکہ اور ہندوستانی ملوں کے تازہ چالان کے بالکل نئے اور دلکش نہایت ہی دلفریب ڈیزائن کے پارچہ جات سالم تھان اور کٹ پیس منگوا کر تجارت کریں۔ سینل کی گانٹھ پچاس روپے میں بھیجی جاتی ہے۔ اس سے یکصد روپیہ کے کپڑے تیار ہو سکتے ہیں۔ تجارت پیشہ لوگ دو صد یا زائد روپے کی گانٹھیں تھوک نرخ پر طلب کر کے فائدہ اٹھائیں۔ بڑے بیوپاری ولایتی سربند گانٹھیں۔ ساڑھے چار صد سے ہزار روپے یا زائد کی رعایتی نرخ پر طلب کریں

جو کسی کمپنی سے نہیں ملیگا۔ مال پارچات یا کوٹوں کا کوٹ عمدہ درجہ دوم فی عدد اور درجہ اول کا

ایسا مال اسی نرخ پر گاڑی کا پورا کرایہ بذمہ کمپنی ہوگا۔ برساتی ساڑھے سات روپے و روپے ۱۲ آنے

> پرانے کوٹوں کا موسم آرہا ہے۔ ابھی سے آرڈر بھیجیں تاکہ وقت پر مال گاڑی میں مال آسانی سے پہنچ جائے۔ جملہ گانٹھیں امریکہ کی سربند ہوں گی۔ مال نہایت عمدہ نئے کے برابر ہوگا۔

فی عدد کے حساب سے طلب کریں۔

جملہ آرڈروں کے ہمراہ پچیس فیصدی کے حساب سے رقم پیشگی آنی لازمی ہے۔ بوڈس اور بیروں کے خریدار بھی خط و کتابت کریں۔ معقول تنخواہ اور کمیشن پر دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تھوڑا بہت سرمایہ رکھتے ہوں۔ نیک نیتی سے روزگار کرنے والے فوراً معاملہ طے کریں۔

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ برانچ آفس بمبئی ۸

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بتایا ہوا ہے۔ یہ امراض شکم خاص کر قبض کے لئے نہایت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض و پیٹ کی صفائی کے لئے بہت مفید پایا۔ اس لئے یہ گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں ترکیب استعمال صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت نیم گرم پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمائیں۔ قیمت ساٹھ گولی عہ بعد محصولڈاک ۱ عہ (ایک روپیہ)

پتہ:۔ عزیز منزل محلہ دارالفضل قادیان دارالامان

ترقی کا راز

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خرید فرمائیں انگلستان جس چیز کے ذریعہ ترقی کر کے ¼ حصہ دنیا پر قابض ہوا۔ وہ سپورٹس ہے۔ اس لئے احباب سپورٹس مین بننے کی کوشش کریں۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ	فی عدد سے
" " رنگین سرخ و سبز درجہ اول دوم	" عہ
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دوطرفی	" صہ
" " " دوم " یکطرفہ	" للعہ
" " " سوم " "	" سہ
بلیڈر نمبر ۴ برائے والی بال نمبر ۴	" ۱۲
ہاکی سٹکس لیدر سیون اول درجہ رگدار عمدہ قسم	" ہہ
" لیدر بونڈ اول درجہ عمدہ قسم دوم	" عہ
" " " دوم "	" عہ
بال سفید چمڑا اول درجہ ریکارڈ کراؤن	" ہہ
" دوم سوبر	" عہ
" سوم پاپولر	" عہ

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

سیرۃ النبی جلد ثالث پر تنقیدی نظر

ہر احمدی پر اس کا دیکھنا فرض ہے۔ باعث ازدیاد ایمان ہوگا جس میں سیرۃ النبی جلد ثالث پر ناقدانہ نظر ڈال کر ڈاکٹر محمد عمر صاحب پی۔ ایم۔ ایس نے ان لغزشوں پر علمی روشنی ڈالی ہے۔ جو مصنف نے اس معرکۃ الآراء کتاب میں کی ہیں۔ اور یہ ضروری کر دیا ہے۔ کہ جو لوگ سیرۃ النبی جلد ثالث پڑھیں۔ وہ اس تنقید پر بھی نظر ڈالیں۔ اس کتاب کی صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔ قیمت مجلد ۸ ملنے کا پتہ:

شوکت تھانوی زرد محل امام باڑہ آغا باقر لکھنؤ

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں

لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ۔ بروقت اور بارعایت ہوتا ہے۔ باہر کے دوست فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر

چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

انیس عالم

علاج ہومیوپیتھک ایک نہایت لطیف علاج ہے۔ اس بے بہا سائنس میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں زہر کو تریاق اسی سائنس نے ثابت کیا۔ قلیل دوا زیادہ فائدہ روپوں کا کام پیسوں سالوں کا کام دنوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے۔ ہر مزاج کے موافق ہزاروں بچوں عورتوں مردوں پر آزمودہ دیکھنے میں بھلی کھانے میں مزے دار سفر حضر گھر باہر ریل ٹرام فرصت بغیر فرصت ہر وقت ہر جگہ قابل استعمال۔ سخت سے سخت تکلیف میں کار آمد۔ بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی جلاب نشتر اور چیر پھاڑ کی تکلیف سے چھڑانے والی۔ غرض ہر طرح قابل قدر صرف مریض اپنا مفصل حال لکھے۔ ہر تکلیف دماغ سے لے کر پاؤں تک بیان کرے۔ مزاج اور بیرونی اثرات سے مرض کا گھٹنا بڑھنا بتائے۔ پھر دیکھئے انشاء اللہ چھوٹی چھوٹی سفید گولیاں کیسی زود اثر ثابت ہوتی ہیں۔ بفضل خدا ہزاروں زندگی سے مایوس تندرست ہو چکے ہیں۔ دوسروں سے تعارف کرا کر ثواب حاصل کیجئے مردانہ زنانہ ظاہر پوشیدہ ہر قسم کی بیماری کیلئے آپ کے مقامی ڈاکٹروں کی ادویات سے بہتر کم قیمت زود اثر۔ مجرب امریکہ جرمنی کی تیار شدہ ادویات

ملنے کا پتہ: ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایس۔ پیری الہ پور کان پور

غیر معمولی رعایت

جو لوگ ۱۴ و ۱۵ جولائی کو اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے

انہیں محصولڈاک معاف اور پچیس ۲۵ روپے نقد انعام بھی ملیگا

اور یہ بھی ان مجرب مفید اور شہرۂ آفاق ادویہ پر جن کے متعلق جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ناظم الفضل۔ الفضل کے ۲۹ جون ۱۹۳۱ء کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "ان ادویہ کا میں نے خود تجربہ کیا مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزماکر مفید ہونیکا اطمینان نہ حاصل کریں۔ امید ہے کہ احباب بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائینگے۔" اب ہم ان مجرب ادویہ کی مزید شہرت اور پبلک کو وسیع پیمانہ پر مستفیض کرنے کیلئے یہ غیر معمولی رعایت دیتے ہیں۔ کہ جو دوست ۱۴۔۱۵ جولائی کو اپنے خطوط ڈاک خانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں محصولڈاک معاف رہیگا۔ اور پھر ان تاریخوں پر خطوط ڈالنے والے دوستوں کو قرعہ اندازی سے پچیس روپے نقد انعام دیا جائیگا۔ مگر قرعہ اندازی میں انہیں اصحاب کے نام آئینگے۔ جو وی پی وصول کرینگے۔ چند معززین کے سامنے ۱۴۔۱۵ ستمبر کو قرعہ اندازی ہوگی۔ تاکہ غیر ممالک کے دوستوں کے نام بھی شامل ہوسکیں۔ اور جس کے حق میں قرعہ پڑیگا۔ ۲۰ ستمبر کو پچیس روپے بذریعہ منی آرڈر انکی خدمت میں بھیجدیئے جائینگے۔ ممکن ہے کہ قرعہ آپکے ہی نام نکل آئے۔ لہذا اس سنہری موقعہ میں شامل ہونے سے ایک تو آپ کو مجرب ادویہ ملیگی۔ دوم محصولڈاک معاف سوم پچیس روپے کا نقد انعام جو شائد آپ کے ہی نام نکل آئے۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ دوا فائدہ نہ دے۔ تو دس روز کے اندر اندر اپنی قیمت واپس لو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

اس سرمہ پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں۔ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ [illegible] غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ کوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ اسکا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا۔ اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ قیمت فی تولہ ۲/۸ (دو روپے آٹھ آنے) محصولڈاک معاف۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب:۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ سکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں۔ "میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہوگئی۔ اور ان کی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہوگئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدوں آپ کے کہنے کے محض فائدہ عام کے لئے ان الفاظ کو اس غرض کیواسطے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے ضرور شائع کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی وجسمانی واعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے کمزور کو زورآور اور زورآور کو شہزور بنانا اس پر ختم ہے۔ اسکے استعمال سے کئی ناتوان گئے گذرے انسان از سرنو زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کردیں پھر موسم برسات شروع ہے۔ اس موسم میں اکسیر البدن بہت مفید رہیگی۔ یہ دوا نہ صرف بہترین مقوی ہے بلکہ ظالم ملیریا بخار جو صحت کا ستیاناس کردیتا جس سے کئی خطرناک بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ کو روکنے اور اس جانی دشمن بخار سے پیدا شدہ کمزوری اور عوارض کو دور کرنے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے (پنجر) محصولڈاک معاف۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر "الحکم":۔ اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں "مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔ میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں۔ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا۔ میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے۔ "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے آرام ہوگیا ہے۔ اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر [illegible] میں نے استعمال کرنی شروع کردی تھی [illegible] سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں نہایت اعلےٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کردیں۔" شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا۔ تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اسکی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچالیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپکو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت "اکسیر البدن" ہے۔ اور میں ہر شخص کو اسکے استعمال کی تحریک کرنیمیں مسرت محسوس کرتا ہوں۔"

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑ گڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر وتلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ انڈے۔ بالائی۔ مکھن وغیرہ مرغن غذائیں ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے۔ صرف دو روپے۔ محصولڈاک معاف۔

جناب ایڈیٹر صاحب فاروق:۔ اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ "کہ کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی۔ اور میری تمام معدہ وشکم کی شکایت رفع ہوگئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کام میں برکت دے۔"

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر نہ صرف یہ کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبو دہن دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کیطرح مضبوط بناکر جملہ امراض دندان گوشت خورہ خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک معاف۔

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی رائے

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کے عوارض کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔"

نوٹ:۔ غیر ممالک میں ڈاک دیر سے پہنچتی ہے۔ ان کیلئے بجائے ۱۴ و ۱۵ جولائی کے ۱۴۔۱۵ اگست کی تاریخیں ہونگی۔ چونکہ غیر ممالک میں وی پی نہیں جاسکتا۔ اسلئے غیر ممالک کے اصحاب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصولڈاک معہ پیکنگ نصف یعنی بجائے ایک روپیہ دس آنے فی پونڈ کے ۱۳/ فی پونڈ علاوہ قیمت ادویہ بھیجنا چاہیئے۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سکندر آباد ضلع ملتان میں فساد کی ابتداء ہندوؤں نے کی۔ [illegible] کر دیا۔ پھر کچھ مکانات لوٹے اور جلائے گئے۔ بعد کے فساد میں بیس ہندو اور پانچ مسلمان زخمی ہوئے۔ ؛

—— میگلور ۳ جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ بنگلور کے نواح میں گولر کی کوئلہ کی کان کے اندر زہریلی گیس سے مئی کے آخر میں آگ لگ گئی تھی۔ جو اس وقت تک جاری ہے۔ آگ کو کان کے بڑے حصہ سے الگ کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ؛

—— معلوم ہوا ہے کہ سینڈ ہرسٹ کمیٹی کے اکثر غیر سرکاری ارکان نے رپورٹ پر دستخط نہیں کئے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ سالانہ صرف ساٹھ ہندوستانی طلباء کی بھرتی ناکافی ہے۔ برطانی افسروں کی بھرتی فی الفور بند کر دی جائے اور موجودہ برطانی افسروں کو جلد از جلد فوج سے نکالا جائے۔ نیز غیر جنگی اقوام بھی تمام فوجی عہدے حاصل کرنے کی مجاز ہوں۔

—— پانڈی چری کی خبر ہے کہ ۳ جولائی کی شب کو افسران محصول نے پانچ ہزار ٹن چاندی پکڑی۔ جو محصول ادا کئے بغیر لائی جا رہی تھی۔ ؛

—— روس کی عمارتی لکڑی کا داخلہ بعض یورپین ممالک میں بند ہے۔ اب روس اسے آسٹریلیا بھیجنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ مگر وہاں کے وزیر تجارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر یہ لکڑی آئی۔ تو دس شلنگ فی سونٹ محصول لیا جائیگا ؛

—— رگبی۔ ۷ جولائی۔ متنازعہ مسودہ قانون مالیہ اراضی کے متعلق حکومت نے لبرل جماعت کی ترمیم منظور کر لی ہے۔ جس کی رو سے کھیلوں کے میدان مالیہ سے مستثنیٰ ہیں گے [illegible] میدانوں پر معاملہ لیا جائے گا ؛

—— عوام کی حمایت کے مسودہ قانون پر دارالامراء میں حکومت کو ۹۵ کے مقابلہ میں ۸۰ آراء سے شکست ہوئی ؛

—— الٰہ آباد کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر گرم ہے کہ حکومت پنڈت جواہر لال نہرو کی گرفتاری کے معاملہ پر غور کر رہی ہے کیونکہ ان کی سرگرمیاں حکام کے لئے باعث تشویش ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ اگر یہ گرفتاری عمل میں آگئی۔ تو گاندھی اروِن سمجھوتہ قائم نہ رہے گا ؛

—— برما گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگرچہ بعض اضلاع میں بغاوت جاری ہے۔ تاہم عام حالت بہتر ہو رہی ہے۔ ہندوستانی بکثرت ہندوستان جا رہے ہیں۔ اس وقت تک ایک ہزار کے قریب باغی ہلاک اور ایک ہزار مجروح ہو چکے ہیں ؛

—— مسٹر چرچل ان دنوں امریکہ میں ہیں۔ اور ہندوستان کے خلاف زہر آلود تقریریں کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے [illegible] بھی امریکہ جا رہے ہیں۔ تا جواب میں تقریریں کریں ؛

—— ۳ جولائی کو بنارس میں اس مضمون کے سرخ پوسٹر تقسیم کئے گئے۔ کہ نوجوان برطانوی حکومت اور ہندوستانی سرمایہ دار دونوں سے نجات حاصل کریں۔ پولیس نے اس سلسلہ میں کئی مکانات کی تلاشی لی۔ ؛

—— کراچی میں دودھ کی قیمت گر جانے کی وجہ سے لوگوں نے اپنی شیر دار گائیں بوچڑوں کے پاس فروخت کر دیں۔ مگر ہیلتھ آفیسر نے انہیں ذبح کرنے کی ممانعت کر دی۔ اس امتناعی حکم کے خلاف احتجاج کے لئے کئی روز سے بوچڑوں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ اور اب بطور ہمدردی قصاب بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ ؛

—— پیرس میں ان دنوں نوآبادیات کی جو نمائش ہو رہی ہے اس میں ولندیزی کیمپ میں آگ لگ گئی۔ جس میں پچاس کروڑ فرینک کا نقصان ہوا۔ ؛

—— لاہور میں ایک ہندو کے زیر اہتمام ہندوستانی لڑکوں اور لڑکیوں کو آرٹ ڈانسنگ یعنی ناچ سکھانے کے لئے باقاعدہ کلاسیں کھولی گئی ہیں۔ گویا یورپ جن باتوں سے تنگ آچکا ہے ہندوستان کے عاقبت نااندیش نوجوان اسے اختیار کر رہے ہیں ؛

—— شملہ کی ایک خبر ہے کہ حکومت ہند اور حکومت برطانیہ میں اس موضوع پر خط و کتابت ہو رہی ہے کہ لندن میں ایک چھوٹی گول میز کانفرنس منعقد کی جائے۔ جو معاملات برما خصوصاً مسئلہ علیحدگی پر غور کرے۔ حکومت ہند نے اس کی حمایت کی ہے ؛

—— سری نگر سے ۷ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ متواتر چار روز کی زبردست بارش کی وجہ سے دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے۔ دریائے جہلم کا پانی ۱۲½ فٹ بڑھ گیا ہے۔ اور کناروں سے تین تین میل دور پھیل گیا ہے۔ کئی دیہات اور فصلیں زیر آب ہیں۔ سری نگر کو بھی خطرہ ہے۔ جہلم ویلی روڈ پر آمدورفت بند ہو گئی ہے۔ کوہالہ پل بھی خطرہ میں ہے ؛

—— ۸ جولائی سے بمبئی میں کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہے۔ جو چار پانچ روز رہے گا۔ کہا جاتا ہے۔ گاندھی جی تحریک پیش کریں گے۔ کہ گورنمنٹ کو کہا جائے۔ وہ ایک ثالثی بورڈ اس امر کی تحقیقات کے لئے مقرر کرے۔ کہ کس فریق نے گاندھی اروِن معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اگر گورنمنٹ نے اس تجویز کو منظور نہ کیا۔ تو گاندھی جی گول میز کانفرنس میں شریک نہیں ہوں گے ؛

—— مشہور بنگالی تیراک مسٹر پرپھل گھوش کلکتہ میں مسلسل ۷۶½ گھنٹہ تک تیرتے رہے اور اس کے بعد نیند کے غلبہ کی وجہ سے باہر آگئے۔ کہا جاتا ہے۔ آپ نے دنیا کا ریکارڈ مات کر دیا ہے ؛

—— مغل پورہ کالج تحقیقاتی کمیٹی کے ممبر راجہ طالب مہدی خاں کو ہٹا کر حکومت نے ان کی جگہ خان بہادر دین محمد ایم ایل سی کو مقرر کیا ہے ؛

—— پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی کے صدر لالہ دنی چند اور سکرٹری مولوی عبدالقادر قصوری منتخب ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف پہلے صدر تھے۔ ترقی معکوس اسی کا نام ہے۔ ؛

—— کوہاٹ پور میں سی آئی ڈی نے تین اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ جن کے قبضہ سے کلہاڑے۔ بندوقیں۔ اور پستول وغیرہ برآمد ہوئے۔ افسروں کے استفسار پر انہوں نے بتایا۔ کہ ہمارا مقصد برطانی حکومت کو الٹنا اور انگریزوں کو قتل کرنا ہے ؛

—— گورنر پنجاب پر یونیورسٹی ہال میں حملہ کرنے والے ہری کشن کا (جسے ۹ جون کو پھانسی دی گئی تھی) والد اپنے گھر میں ۶ جولائی کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے یکا یک فوت ہو گیا۔ ؛

—— معلوم ہوا ہے۔ پنجاب پولیس ایک اور مقدمہ سازش تیار کر رہی ہے جس میں نہایت اہم انکشافات کی توقع ہے اس سلسلہ میں گورداسپور کے معزز خاندانوں سے تعلق رکھنے والے دو نوعمر لڑکے گرفتار کئے جا چکے ہیں ؛

—— ۶ جولائی کلکتہ ہائی کورٹ سشن میں ایک خاص جیوری نے جو آٹھ یورپینوں اور ایک مسلمان پر مشتمل ہے پراچین کہانی کے مصنف کے قتل کے مقدمہ کی سماعت کی۔ اور سرکاری وکیل کی افتتاحی تقریر کے بعد شہادت استغاثہ شروع ہو گئی۔

—— ۵ جولائی کی شب کو کراچی میں کمشنر کے دفتر کے سامنے رات کے وقت تین یورپین جا رہے تھے۔ کہ ایک سائیکل سوار نے کوئی چیز زور سے ان پر پھینکی۔ جو بڑی آواز کے ساتھ پھٹی۔ مگر وہ بچ گئے ؛

—— ۴ جولائی کو کامن ویلتھ آف انڈیا لیگ کے زیر اہتمام لندن میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی نے کہا۔ مجھے لندن آکر سخت مایوسی ہوئی ہے۔ اور مجھے گول میز کانفرنس کی کامیابی کی کوئی توقع نہیں ؛

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا ؛